من کی بات

جلد۔3

من کی بات کی تیسری جلد مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے اُن شہریوں کے دائرہ نور کو اُجاگر کرتی ہے جو ان کے اطراف رہنے بسنے والے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں سرگرداں ہیں۔

جب کووِڈ۔19 سر چڑھ کر بول رہا تھا اور سرینگر کی نہروں پر رہنے والے لوگ بیمار پڑ رہے تھے تو طارق احمد پٹلو نے انہیں وہاں سے ساحل کے کنارے پہنچاتے ہوئے ہسپتالوں میں شریک کروانے کے لئے بوٹ ایمبولینس تیار کیا تھا۔

مون شوگو کاغذ بنانے کا ایک ہزار سالہ قدیم آرٹ تھا جو منظر سے غائب ہو رہا تھا۔ اروناچل پردیش سے تعلق رکھنے والا مالینگ وہ شخص تھا جس نے اس کی تجدید کی اور اس طرح درجنوں لوگوں کو روزگار فراہم کیا۔

کیا آپ نے سمندری سطح سے 14 ہزار فیٹ پر تربوز اُگانے کے بارے میں سنا تھا؟ لداخ کے ایک جدت پسند ارگین فنٹوگ نے یہی نہیں بلکہ بہت کچھ کر دکھایا۔

وزیراعظم نریندر مودی کے مقبول عام ریڈیو پروگرام من کی بات سے اخذ یہ اُن عام لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہوں نے غیر معمولی کام سرانجام دیئے۔

₹90
www.amarchitrakatha.com
ISBN 978-81-19242-87-0

جلد ہی موروگیسن نے ایم۔ایس۔روپ پروڈکشن سنٹر نامی ایک کمپنی قائم کی۔ان کی یہ دورکنی کمپنی بڑھ کر دس رکنی ہوگئی۔لیکن رسی بنانے کے عمل میں کافی وقت درکار ہورہا تھا۔
ہم سب لوگ پورا دن کام کرتے ہیں۔لیکن مشکل سے کچھ بنا سکتے ہیں۔مشین کو ہاتھ سے چلانے کی بجائے کیوں نہ ہم اسے کسی موٹر سے جوڑ دیں۔
یہ کامیاب رہا۔یہ عمل تیزی سے کام کرنے لگا اور موروگیسن نے اس عمل کو پیٹنٹ کردیا۔ 2016ء میں انہوں نے ایک نئی مشین تیار کی جو ایک کی بجائے چھ رولز بنا سکتی تھی۔
اب ہم 25 ہزار میٹر کی رسی بنا رہے ہیں! اس سے قبل ہم 2,500 میٹر کی رسی بنایا کرتے تھے۔
ہم نے کئی خواتین کو روزگار فراہم کیا ہے۔اس سے مجھے بہت خوشی ہورہی ہے۔
جلد ہی 350 خواتین اس کام میں جٹ گئیں۔
اگلے ہی سال موروگیسن نے ایک خودکار مشین تیار کی جو رسی بھی بنا سکتی تھی اور اسے لپیٹ بھی سکتی تھی۔انہوں نے کئی دیگر اشیاء بھی تیار کرنا شروع کردیا اور جلد ہی انہیں برآمد بھی کرنے لگے۔
گاہک پوچھ رہے ہیں کہ میں اپنی ان اشیاء کو کس قیمت پر فروخت کرنا چاہونگا۔کوئی بھی کسان سے اس کی قیمت نہیں پوچھتا۔ہمیں تو صرف اپنی پیداوار کے لئے کچھ رقم دی جاتی ہے۔
موروگیسن کی تیار کردہ اشیاء دوہرے استعمال کے لائق ہوتی ہیں اور پلاسٹک کا سستا متبادل بھی۔انہیں ان کی اس اختراع پر کئی قومی اور ریاستی ایوارڈس حاصل ہوئے۔اب وہ اس عمل کے لئے لوگوں کو تربیت دیتے ہیں اور حکومت کے لئے بھی مشین تیار کرتے ہیں۔
2021ء میں وزیر اعظم مودی نے بھی اپنے من کی بات پروگرام میں ناکارہ اشیاء کو سرمایہ میں تبدیل کرنے اور کسانوں کے لئے زائد آمدنی کی راہ فراہم کرنے پر موروگیسن کی ستائش کی۔

ایک دن۔
تم کیا کرر ہے ہو۔
یہ ایک گھومنے والی مشین ہے جو ناریل کے بھوسے سے رسی بنانے میں مدد کرسکتی ہے۔ یہ دیکھنے کی کوشش کرر ہا ہوں کہ اس سے کیا کیلے کی پٹی سے رسی بنائی جاسکتی ہے۔
یہ نہیں ہوسکا۔ لیکن اب موروگیسن کچھ نیا کرنے کی راہ پر تھا۔ کافی کوشش اور رکاوٹوں کے بعد۔
میں نے یہ کردیا ہے! اس نئی مشین سے ہم کیلے کی ڈنڈی سے رسی گھما سکتے ہیں۔
موروگیسن سے ناریل کی مشین کو کیلے کے پودے کے مطابق بنادیا۔
سائیکل کے پہیے اور چرخی سے موروگیسن کیلے کے ریشہ کو رسی کے طور پر گھمانے میں کامیاب رہا۔
کیلے سے رسی! یہ ٹوٹ سکتی ہے۔ اسے کون خریدے گا۔
کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ ہم اسے ڈور سے باندھ دیں اس سے یہ مضبوط ہوجائے گی۔
میاں، بیوی لڑی کو باندھنے میں جٹ گئے اور موز کی لڑی سے مضبوط رسی بنانا شروع کردیا۔
لیکن یہ مارکٹ میں موجود دیگر رسی کی طرح مضبوط نہیں تھی، چنانچہ کوئی بھی اسے خریدنا نہیں چاہتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ موروگیسن کی تمام کوششیں رائیگاں ہوگیئں۔ لیکن
میں اسے یوہی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ چلو ہم کوشش کرتے ہیں۔ اور اس سے کچھ اور بناتے ہیں۔
بیاگس، باسکٹس، فرش کے میاٹس... انہیں احساس ہوا کہ اس رسی سے بہت کچھ بنایا جاسکتا ہے۔

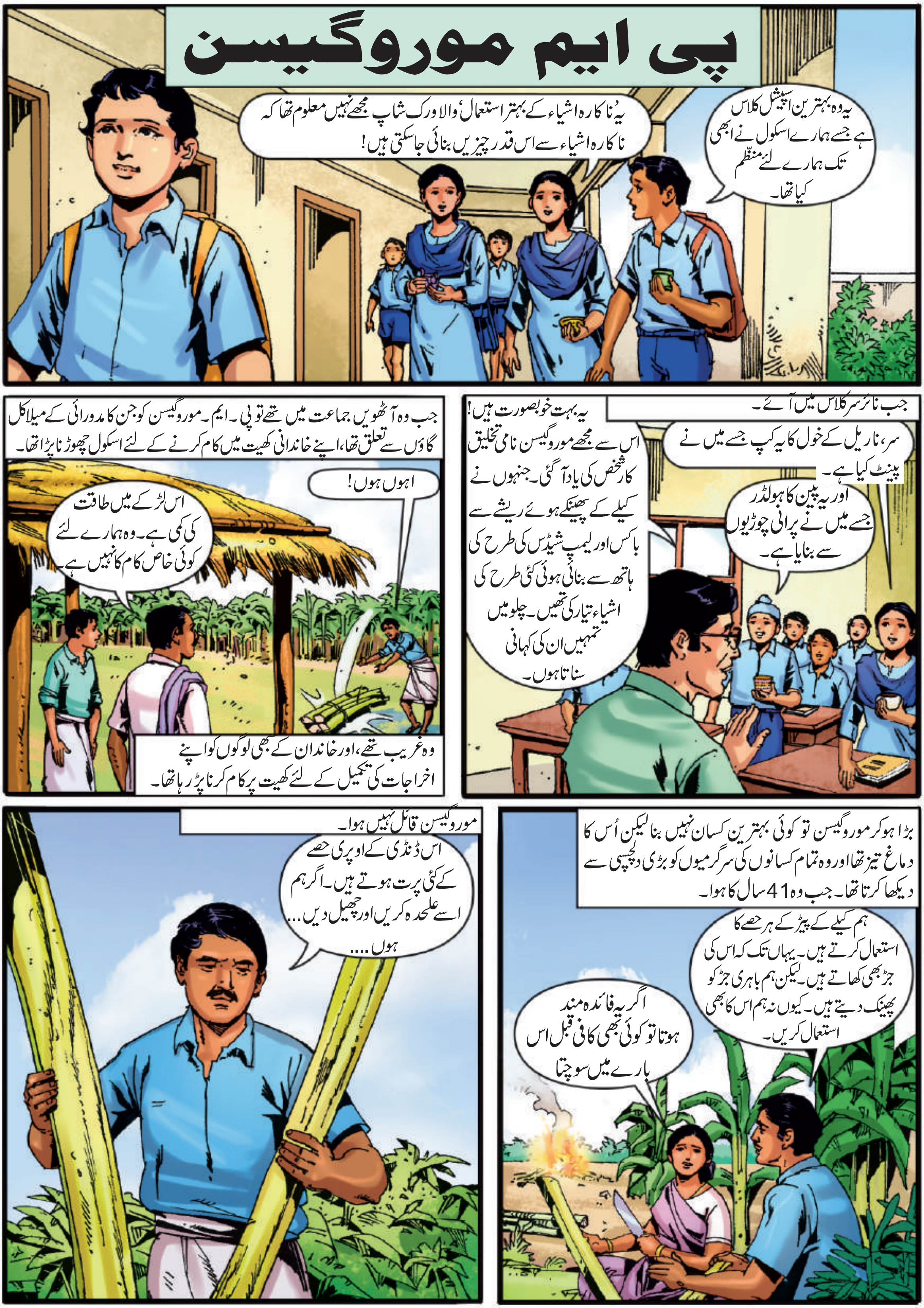
پی ایم موروگیسن
یہ وہ بہترین اسپیشل کلاس ہے جسے ہمارے اسکول نے ابھی تک ہمارے لئے منظّم کیا تھا۔
یہ 'ناکارہ اشیاء کے بہتر استعمال' والا ورک شاپ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ناکارہ اشیاء سے اس قدر چیزیں بنائی جاسکتی ہیں!
جب نائر سر کلاس میں آئے۔
سر، ناریل کے خول کا یہ کپ جسے میں نے پینٹ کیا ہے۔
اور یہ پین کا ہولڈر جسے میں نے پرانی چوڑیوں سے بنایا ہے۔
یہ بہت خوبصورت ہیں! اس سے مجھے موروگیسن نامی تخلیق کار شخص کی یاد آ گئی۔ جنہوں نے کیلے کے پھینکے ہوئے ریشے سے باکس اور لیمپ شیڈس کی طرح کی ہاتھ سے بنائی ہوئی کئی طرح کی اشیاء تیار کی تھیں۔ چلو میں تمہیں ان کی کہانی سناتا ہوں۔
جب وہ آٹھویں جماعت میں تھے تو پی۔ ایم۔ موروگیسن کو جن کا مدورائی کے میلاکل گاؤں سے تعلق تھا، اپنے خاندانی کھیت میں کام کرنے کے لئے اسکول چھوڑنا پڑا تھا۔
اہوں ہوں!
اس لڑکے میں طاقت کی کمی ہے۔ وہ ہمارے لئے کوئی خاص کام کا نہیں ہے۔
وہ غریب تھے، اور خاندان کے بھی لوگوں کو اپنے اخراجات کی تکمیل کے لئے کھیت پر کام کرنا پڑ رہا تھا۔
بڑا ہو کر موروگیسن تو کوئی بہترین کسان نہیں بنا لیکن اُس کا دماغ تیز تھا اور وہ تمام کسانوں کی سرگرمیوں کو بڑی دلچسپی سے دیکھا کرتا تھا۔ جب وہ 41 سال کا ہوا۔
ہم کیلے کے پیڑ کے ہر حصے کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی جڑ بھی کھاتے ہیں۔ لیکن ہم باہری جڑ کو پھینک دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہم اس کا بھی استعمال کریں۔
اگر یہ فائدہ مند ہوتا تو کوئی بھی کافی قبل اس بارے میں سوچتا
موروگیسن قائل نہیں ہوا۔
اس ڈنڈی کے اوپری حصے کے کئی پرت ہوتے ہیں۔ اگر ہم اسے علحدہ کریں اور چھیل دیں... ہوں....

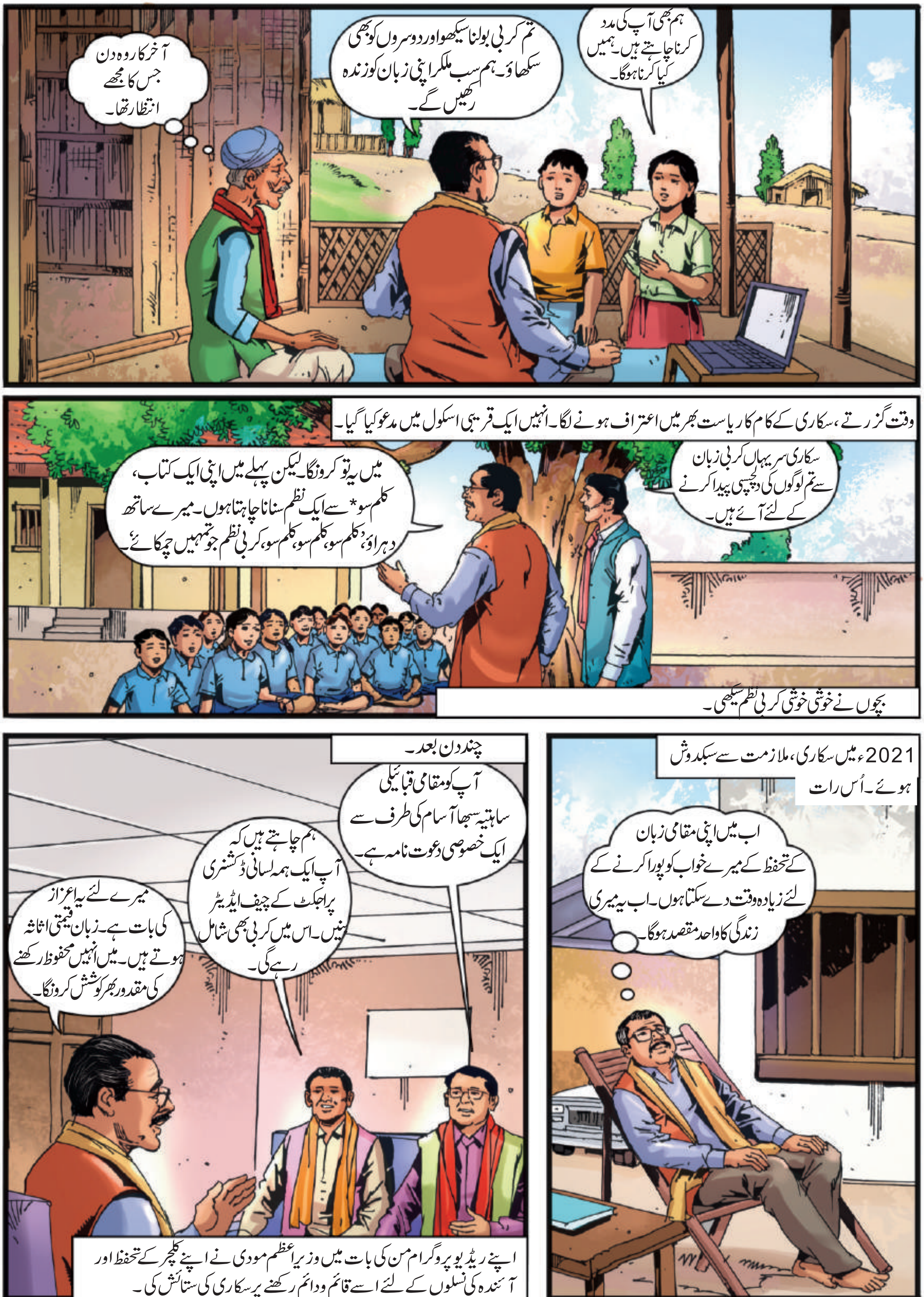

^ آسام میں قبائیلی زبانوں کے تحفظ کے لئے کام کرنے والا گروپ۔

* بچے کربی زبان میں

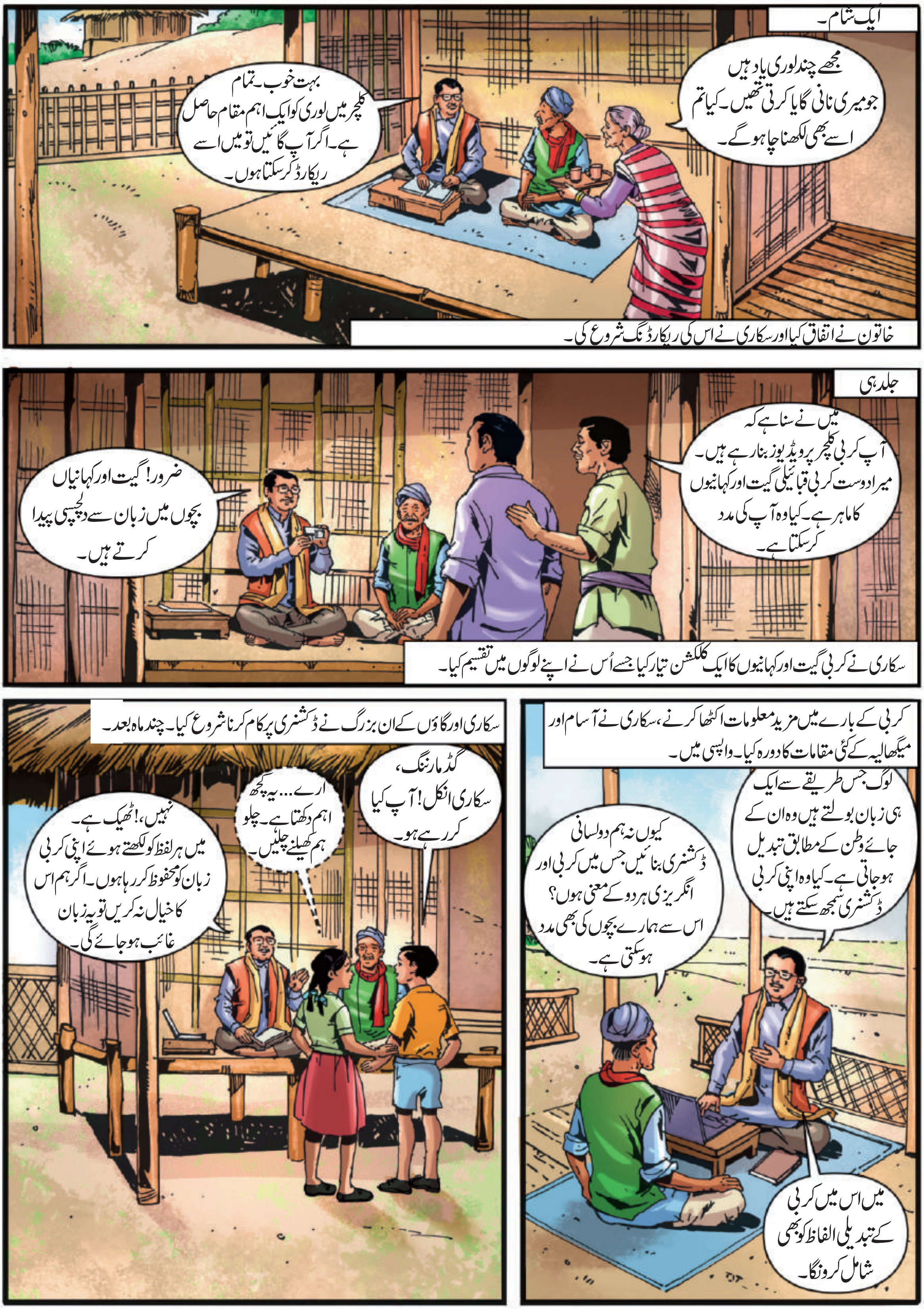

ایک شام۔
مجھے چند لوری یاد ہیں جو میری نانی گایا کرتی تھیں۔ کیا تم اسے بھی لکھنا چاہو گے۔
بہت خوب۔ تمام کلچر میں لوری کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اگر آپ گائیں تو میں اسے ریکارڈ کر سکتا ہوں۔
خاتون نے اتفاق کیا اور سکاری نے اس کی ریکارڈنگ شروع کی۔
جلد ہی
میں نے سنا ہے کہ آپ کربی کلچر پر ویڈیوز بنا رہے ہیں۔ میرا دوست کربی قبائیلی گیت اور کہانیوں کا ماہر ہے۔ کیا وہ آپ کی مدد کر سکتا ہے۔
ضرور! گیت اور کہانیاں بچوں میں زبان سے دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔
سکاری نے کربی گیت اور کہانیوں کا ایک کلکشن تیار کیا جسے اُس نے اپنے لوگوں میں تقسیم کیا۔
کربی کے بارے میں مزید معلومات اکٹھا کرنے، سکاری نے آسام اور میگھالیہ کے کئی مقامات کا دورہ کیا۔ واپسی میں۔
لوگ جس طریقے سے ایک ہی زبان بولتے ہیں وہ ان کے جائے وطن کے مطابق تبدیل ہو جاتی ہے۔ کیا وہ اپنی کربی ڈکشنری سمجھ سکتے ہیں
کیوں نہ ہم دولسانی ڈکشنری بنائیں جس میں کربی اور انگریزی ہر دو کے معنی ہوں؟ اس سے ہمارے بچوں کی بھی مدد ہو سکتی ہے۔
میں اس میں کربی کے تبدیلی الفاظ کو بھی شامل کرونگا۔
سکاری اور گاؤں کے ان بزرگ نے ڈکشنری پر کام کرنا شروع کیا۔ چند ماہ بعد۔
گڈ مارننگ، سکاری انکل! آپ کیا کر رہے ہو۔
ارے... یہ کچھ اہم دکھتا ہے۔ چلو ہم کھیلنے چلیں۔
نہیں، ! ٹھیک ہے۔ میں ہر لفظ کو لکھتے ہوئے اپنی کربی زبان کو محفوظ کر رہا ہوں۔ اگر ہم اس کا خیال نہ کریں تو یہ زبان غائب ہو جائے گی۔

سکاری ٹسو

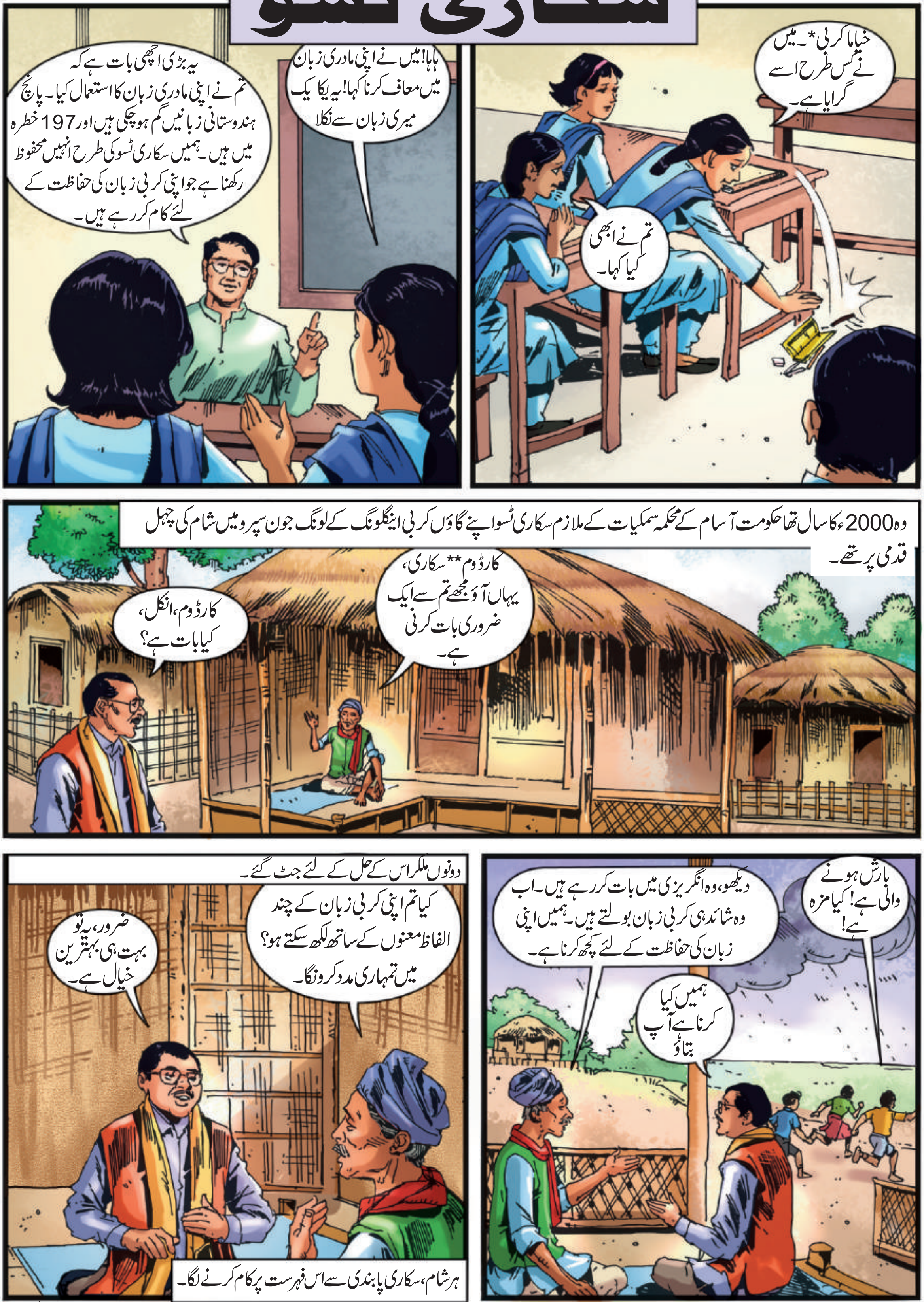

*اڑیہ میں معاف کرنا
^ آسام کا ایک وسیع ضلع
** کربی زبان میں سلام

وقت گزرتے ان کی مساعی کو بڑی کامیابی ملی۔
سوکھاراؤلا اب سارا سال بہہ رہی ہے۔
ہاں، اس سے قبل بارش کے دوران یہ بھر جایا کرتی اور نومبر تک خشک ہوجاتی تھی۔
یہ پانی کے گڑھوں کے سبب ہورہا ہے۔
گاؤں والوں نے سوکھاراؤلا کو اپنے گاؤں گدکھارکھ کی مناسبت سے گدگنگا کا نام دیا۔
جل تلیاس کے ساتھ ساتھ سچدانند نے بارش کے پانی کو مزید جمع کرنے اور جنگلات کا تحفظ کرنے کے لئے پہاڑوں کے درمیان سینکڑوں حوض اور نہر تعمیر کئے۔
اب ہم سال بھر نہر سے پانی پی سکتے ہیں۔
آج ، پاوری گڑھوال پہاڑی علاقے کے 150 گاووں میں پانی کے 30 ہزار گڑھے موجود ہیں۔
ماحولیات کے لئے کام کرتے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے گویا کہ میری زندگی نے اپنا مقصد حاصل کرلیا ہے۔
سچدانند اور گاؤں والوں نے ملکر 40 سال میں زائد از 50 لاکھ پودے لگائے ہیں۔ پانی کے گڑھے کھودنے کی ان کی شروعات علاقہ میں جنگلات کی آگ کو روکنے کا سبب بنی ہے ۔
ان کوششوں پر سچدانند کو اتراکھنڈ گرین ایوارڈ 2011ء مہاتما گاندھی نیشنل ایوارڈ 2013ء، اندرا گاندھی ماحولیاتی ایوارڈ 2015ء کے بشمول کئی ایوارڈس حاصل ہوئے۔
جون 2021ء میں وزیراعظم مودی نے اپنے من کی بات پروگرام میں سچدانند اور ان کی مساعی کا اعتراف کیا۔

*اتر کھنڈ کے پاوری گڑھوال ضلع کا ایک گاؤں
^اتر کھنڈ کے اطراف 25 کیلومیٹر پر محیط پہاڑی علاقہ

**پانی کے گڈھے
^^پانی بچاؤ مہم

سچدانند بھارتی

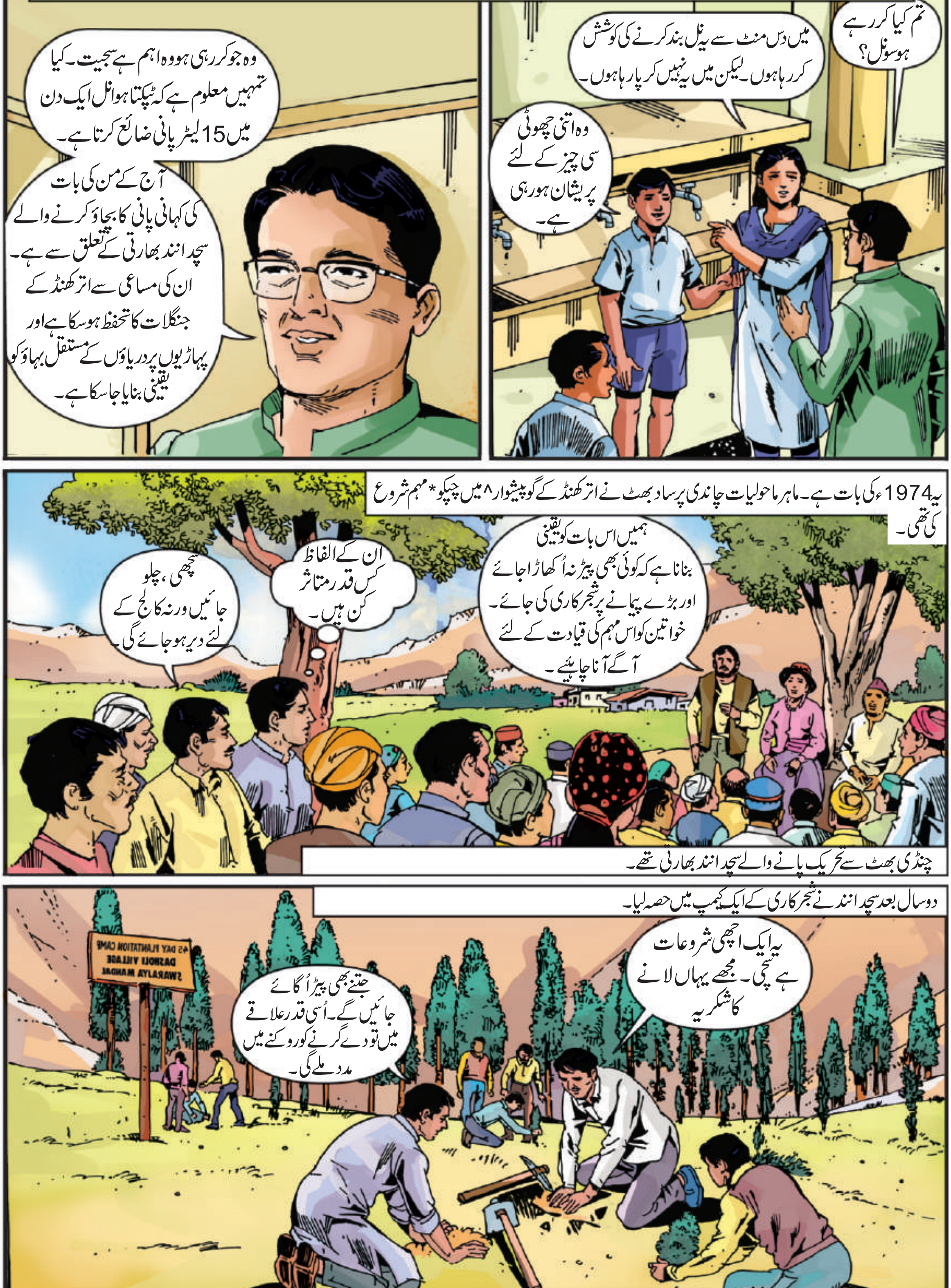

*وہ تحریک جہاں گاؤں والے پیڑوں کو بچانے کے لئے اُن سے لپٹ جاتے ہیں۔

^اترکھنڈ کے چھامولی ضلع کا ایک ٹاؤن

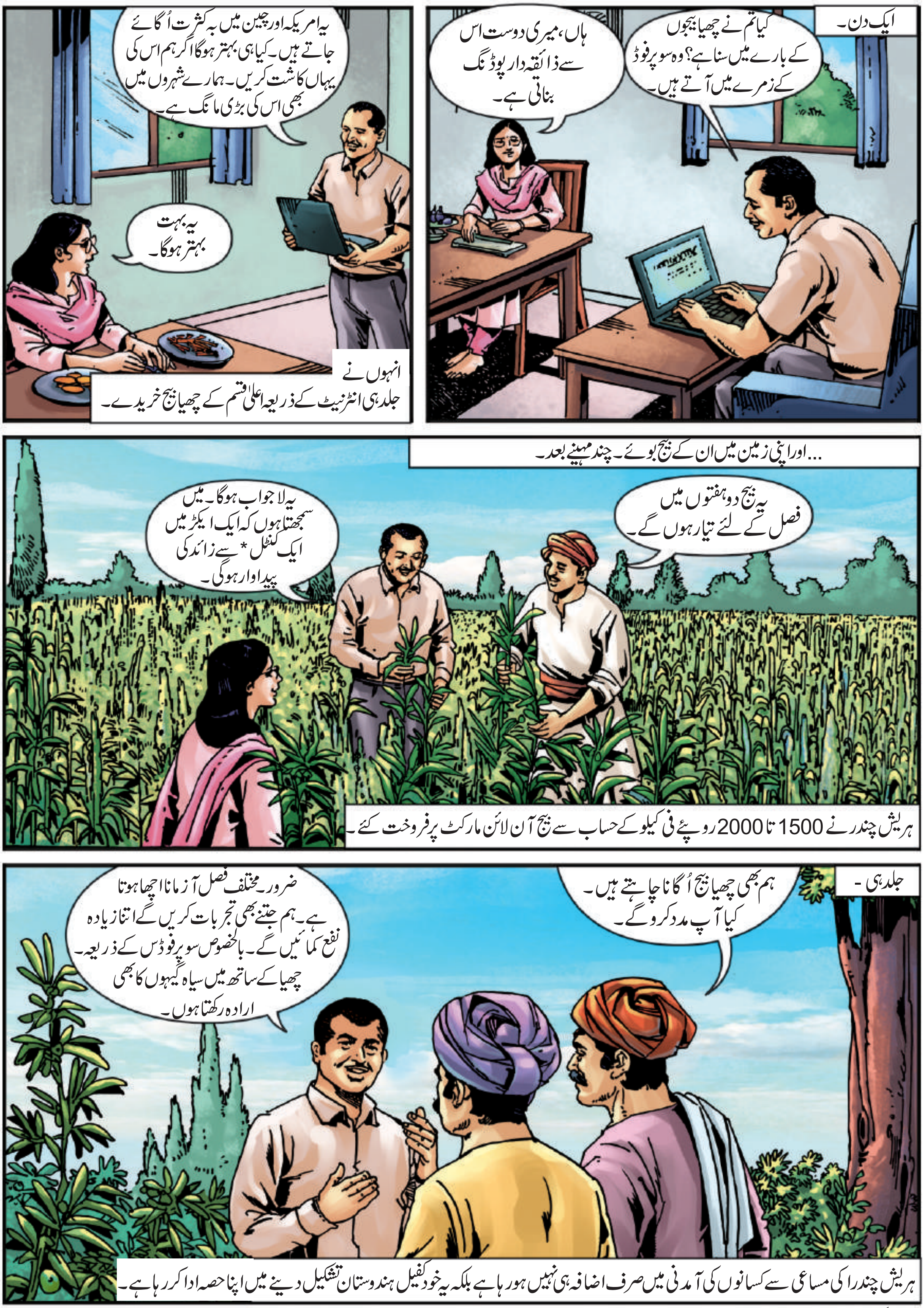

* ایک کنٹل 100 کیلو کے برابر ہے۔

ہریش چندر سنگھ

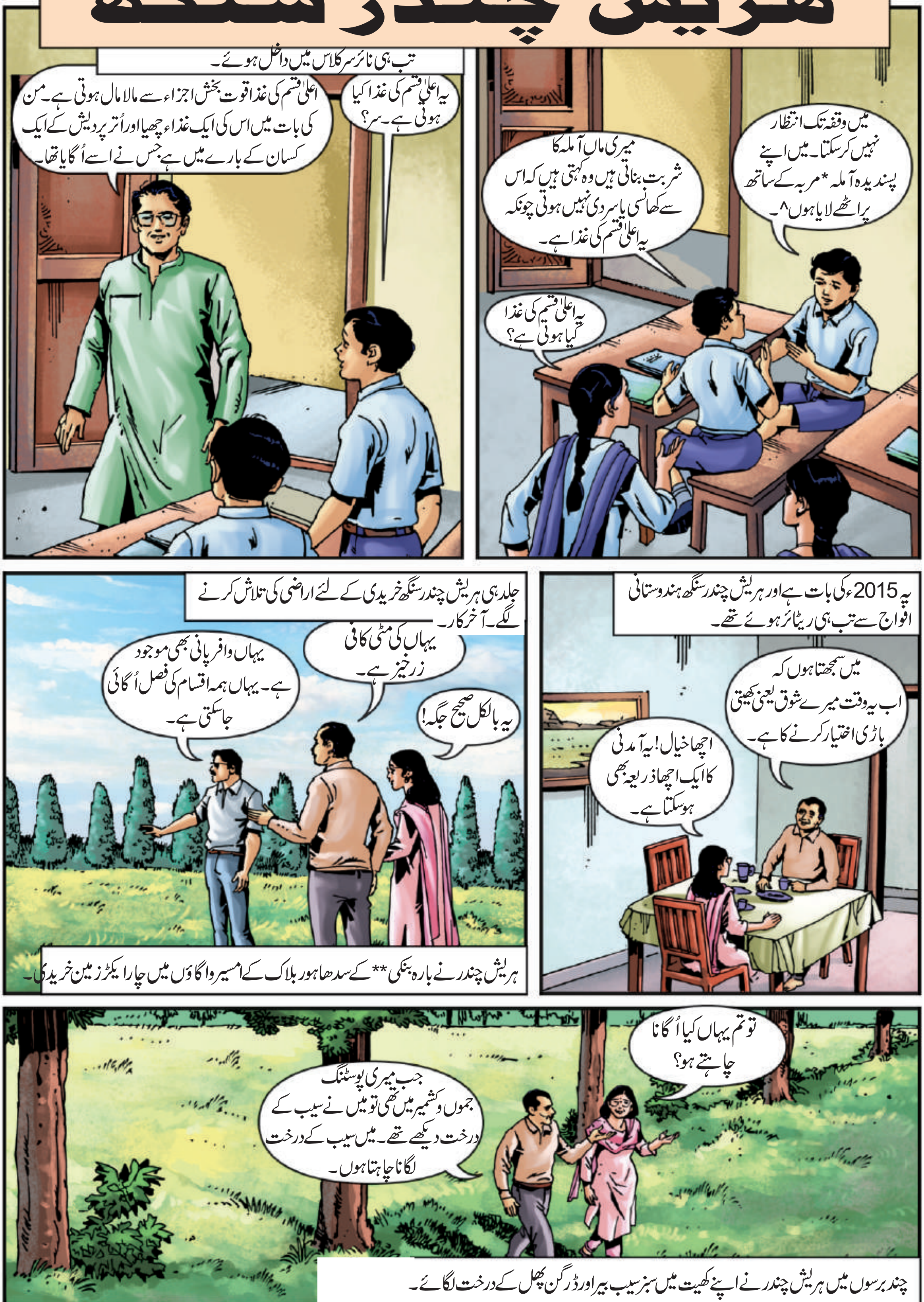

*ہندوستانی گوزبیری

^چینی کے شربت میں محفوظ گوزبیری

**اترپردیش کا ایک ضلع

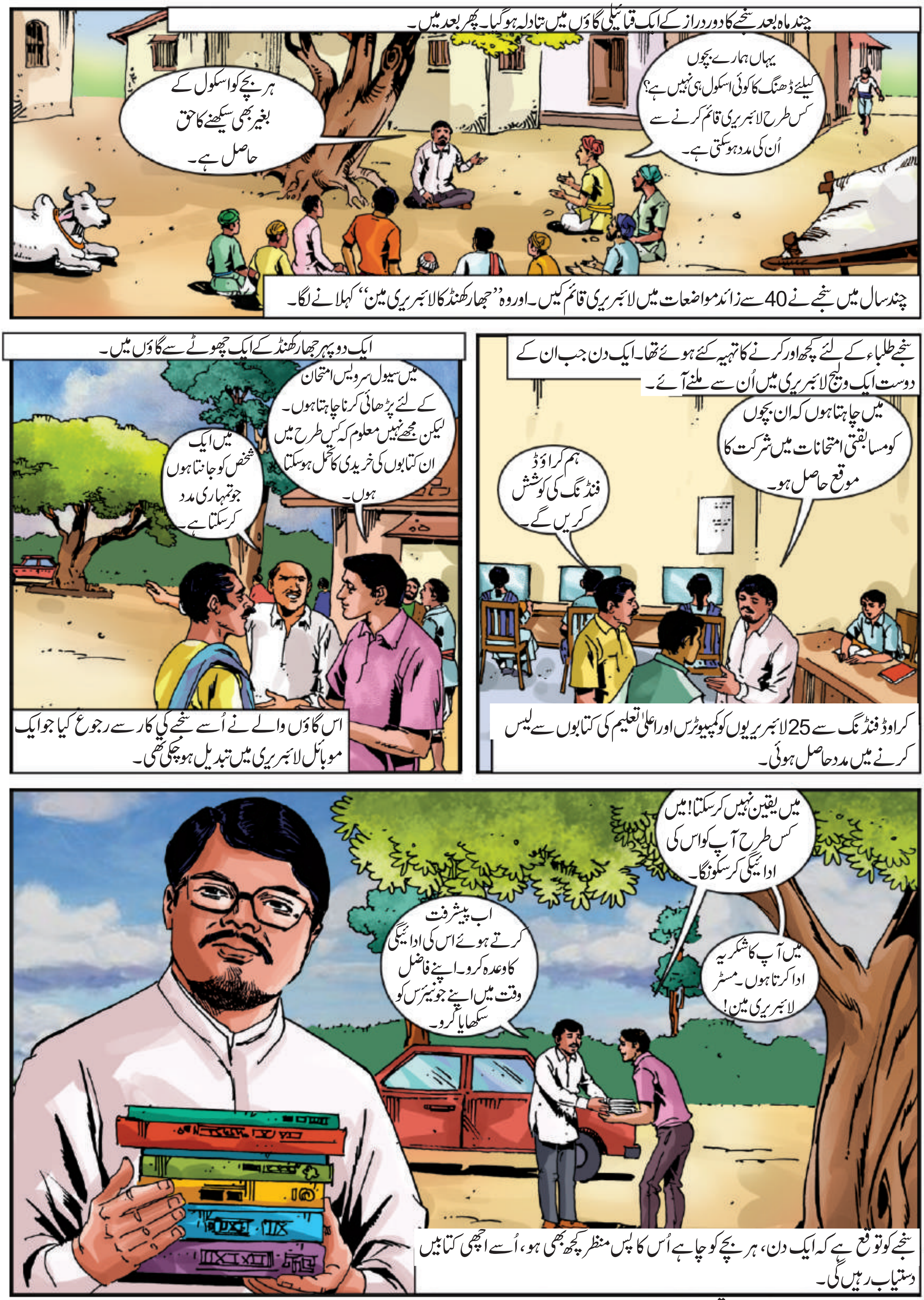

* انٹرنیٹ کے ذریعہ کثیر لوگوں سے رقم اکٹھا کرنا۔

اگلے دن۔
ہائے، میں پل ہاٹو گاؤں* سے سنجے ہوں۔ میں نے 2018ء میں ہمارے گاؤں میں ایک لائبریری قائم کی تھی اور یہ بہت کامیاب رہی تھی۔ ہمیں اسی طرح کی لائبریری کھولنے کے لئے چند کتابوں اور چند شیلفس کی ضرورت ہے۔
یہ تو بہت ہی اچھا خیال ہے! ہم یہاں بھی کمیونٹی سنٹر میں یہ قائم کر سکتے ہیں!
جلد ہی
یہ چند کتابیں ہیں یہ میرے بیٹے کی ہیں۔
یہ اور بھی ہیں۔
بہت بہتر۔ شکریہ!
چند دنوں میں کئی طلباء لائبریری میں آنے لگے۔
وہاں تاریخ کی کتابیں ہیں۔
اور میرے پسندیدہ موضوع راکٹس پر بھی!
ایک دن۔
کیا ہمیں پہچانا سر؟ ہم وہی ہیں جو اُس دن کتاب کے لئے جھگڑ رہے تھے۔
یہ لائبریری تو بہترین ہے۔ لیکن کیا ہم ایک ہی وقت میں کسی اور کو شامل کئے بغیر ایک ہی کتاب پڑھ سکتے ہیں۔
ہوں، ابھی نہیں میں ایسا کرنے کے کسی طریقے پر غور کرونگا۔
آپ کمپیوٹرس پر عبور رکھتے ہیں نہ؟ کیا آپ ایک ڈیجیٹل لائبریری قائم کرنے میں میری مدد کر سکتے ہیں۔
یقیناً، چلو ہم یہ کرتے ہیں۔ اس سے میرے گاؤں اور دوسرے دیہاتوں کے طلباء کی مدد ہوگی۔
جلد ہی ہر کسی کو ایک ہی وقت میں کتابیں حاصل ہوسکیں۔

سنجے کیشپ

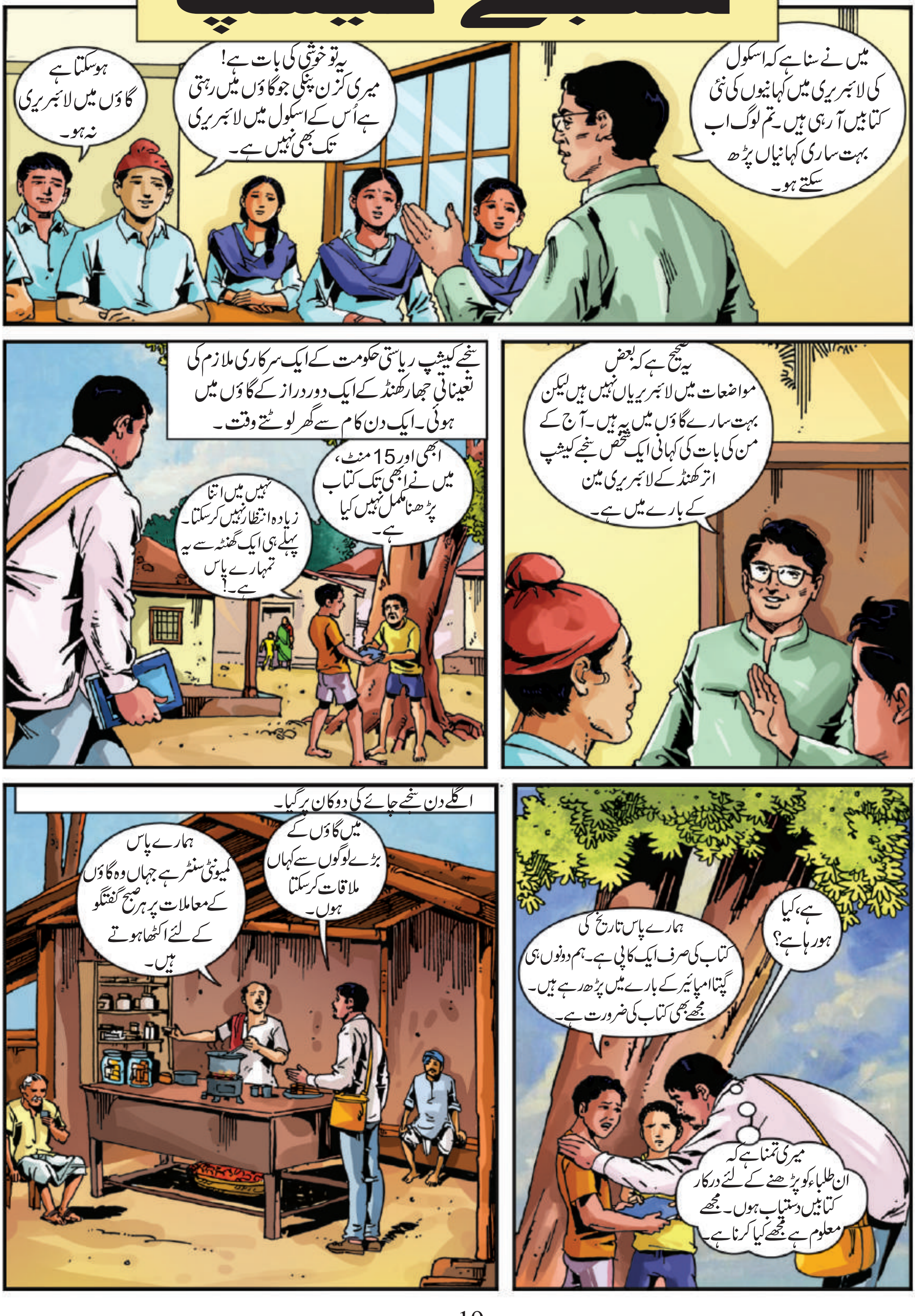

میں نے سنا ہے کہ اسکول کی لائبریری میں کہانیوں کی نئی کتابیں آ رہی ہیں۔ تم لوگ اب بہت ساری کہانیاں پڑھ سکتے ہو۔
یہ تو خوشی کی بات ہے! میری کزن پنکی جو گاؤں میں رہتی ہے اُس کے اسکول میں لائبریری تک بھی نہیں ہے۔
ہوسکتا ہے گاؤں میں لائبریری نہ ہو۔
یہ صحیح ہے کہ بعض مواضعات میں لائبریریاں نہیں ہیں لیکن بہت سارے گاؤں میں پیہ ہیں۔ آج کے من کی بات کی کہانی ایک شخص سنجے کیشپ اتر کھنڈ کے لائبریری مین کے بارے میں ہے۔
سنجے کیشپ ریاستی حکومت کے ایک سرکاری ملازم کی تعیناتی جھارکھنڈ کے ایک دور دراز کے گاؤں میں ہوئی۔ ایک دن کام سے گھر لوٹتے وقت۔
ابھی اور 15 منٹ، میں نے ابھی تک کتاب پڑھنا مکمل نہیں کیا ہے۔
نہیں میں اتنا زیادہ انتظار نہیں کرسکتا۔ پہلے ہی ایک گھنٹہ سے یہ تمہارے پاس ہے۔!
ہے، کیا ہو رہا ہے؟
ہمارے پاس تاریخ کی کتاب کی صرف ایک کاپی ہے۔ ہم دونوں ہی گپتا امپائیر کے بارے میں پڑھ رہے ہیں۔ مجھے بھی کتاب کی ضرورت ہے۔
میری تمنا ہے کہ ان طلباء کو پڑھنے کے لئے درکار کتابیں دستیاب ہوں۔ مجھے معلوم ہے مجھے کیا کرنا ہے۔
اگلے دن سنجے چائے کی دوکان پر گیا۔
میں گاؤں کے بڑے لوگوں سے کہاں ملاقات کرسکتا ہوں۔
ہمارے پاس کمیونٹی سنٹر ہے جہاں وہ گاؤں کے معاملات پر ہر صبح گفتگو کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں۔

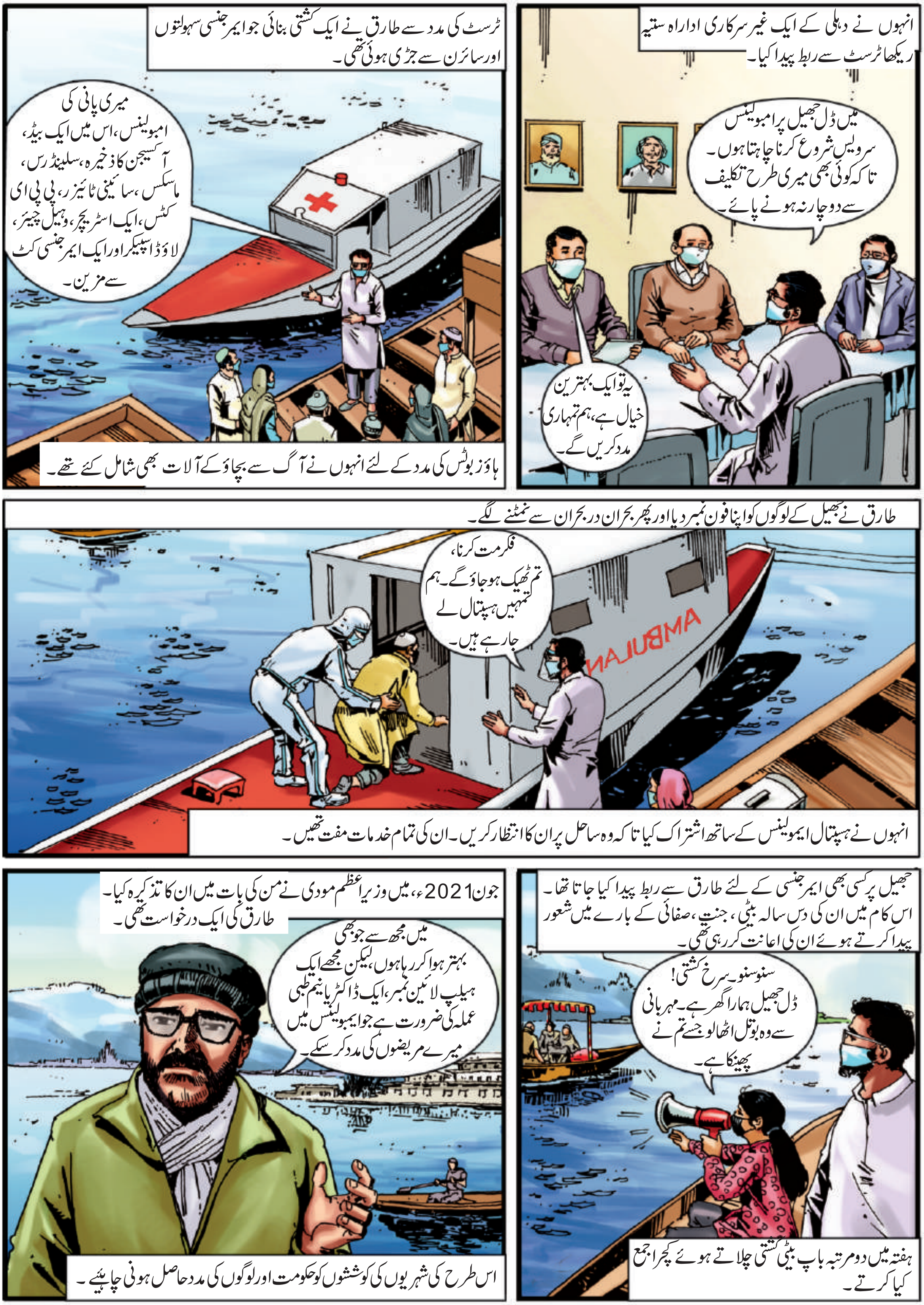

انہوں نے دہلی کے ایک غیر سرکاری ادارہ ستیہ ریکھا ٹرسٹ سے ربط پیدا کیا۔
میں ڈل جھیل پر امبولینس سروس شروع کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ کوئی بھی میری طرح تکلیف سے دوچار نہ ہونے پائے۔
یہ تو ایک بہترین خیال ہے، ہم تمہاری مدد کریں گے۔
ٹرسٹ کی مدد سے طارق نے ایک کشتی بنائی جو ایمرجنسی سہولتوں اور سائرن سے جڑی ہوئی تھی۔
میری پانی کی امبولینس، اس میں ایک بیڈ، آکسیجن کا ذخیرہ، سلینڈرس، ماسکس، سانیٹائیزر، پی پی ای کٹس، ایک اسٹریچر، وہیل چیئر، لاؤڈ اسپیکر اور ایک ایمرجنسی کٹ سے مزین۔
ہاؤز بوٹس کی مدد کے لئے انہوں نے آگ سے بچاؤ کے آلات بھی شامل کئے تھے۔
طارق نے جھیل کے لوگوں کو اپنا فون نمبر دیا اور پھر بحران در بحران سے نمٹنے لگے۔
فکر مت کرنا، تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ ہم تمہیں ہسپتال لے جا رہے ہیں۔
انہوں نے ہسپتال ایمولینس کے ساتھ اشتراک کیا تاکہ وہ ساحل پر ان کا انتظار کریں۔ ان کی تمام خدمات مفت تھیں۔
جھیل پر کسی بھی ایمرجنسی کے لئے طارق سے ربط پیدا کیا جاتا تھا۔ اس کام میں ان کی دس سالہ بیٹی، جنت، صفائی کے بارے میں شعور پیدا کرتے ہوئے ان کی اعانت کر رہی تھی۔
سنو سنو۔ سرخ کشتی! ڈل جھیل ہمارا گھر ہے۔ مہربانی سے وہ بوتل اٹھالو جسے تم نے پھینکا ہے۔
ہفتہ میں دو مرتبہ باپ بیٹی کشتی چلاتے ہوئے کچرا جمع کیا کرتے۔
جون 2021ء، میں وزیر اعظم مودی نے من کی بات میں ان کا تذکرہ کیا۔ طارق کی ایک درخواست تھی۔
میں مجھ سے جو بھی بہتر ہوا کر رہا ہوں، لیکن مجھے ایک ہیلپ لائن نمبر، ایک ڈاکٹر یا نیم طبی عملہ کی ضرورت ہے جو ایمبولینس میں میرے مریضوں کی مدد کر سکے۔
اس طرح کی شہریوں کی کوششوں کو حکومت اور لوگوں کی مدد حاصل ہونی چاہیئے۔

طارق احمد پٹلو

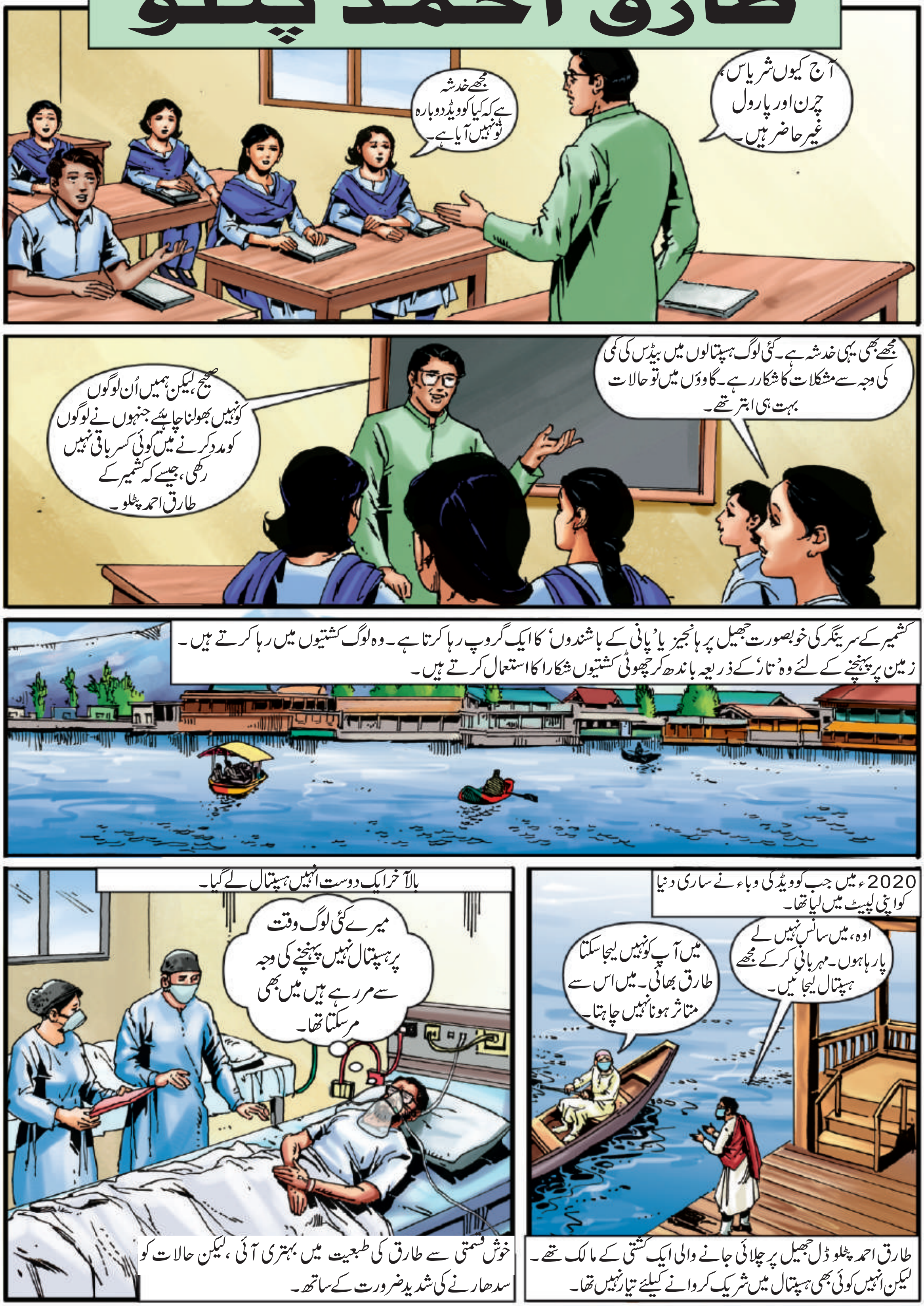

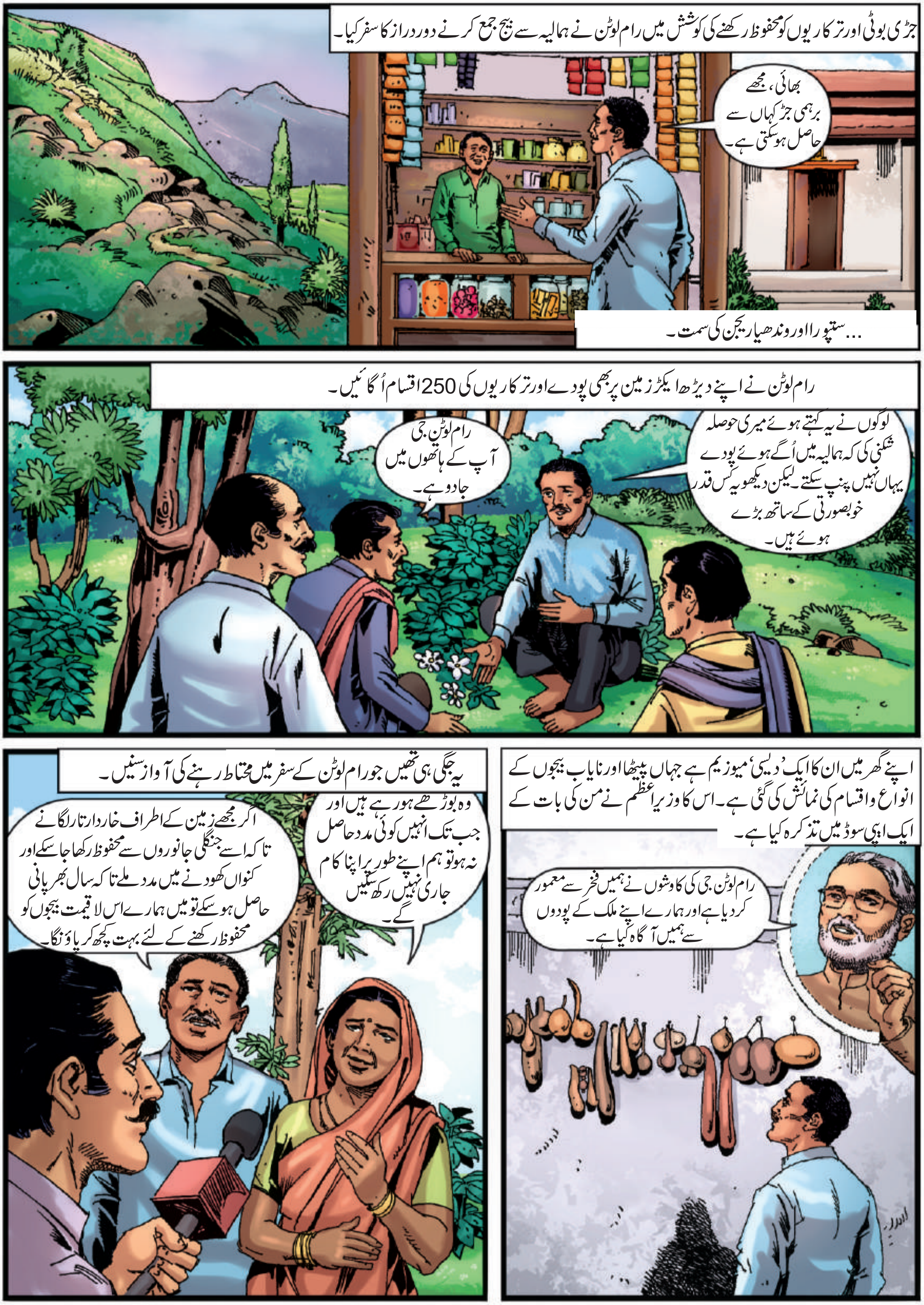
جڑی بوٹی اور ترکاریوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں رام لوٹن نے ہمالیہ سے بیج جمع کرنے دور دراز کا سفر کیا۔
بھائی، مجھے برہمی جڑ کہاں سے حاصل ہوسکتی ہے۔
... ستپورا اور وندھیا ریجن کی سمت۔
رام لوٹن نے اپنے ڈیڑھ ایکڑ زمین پر بھی پودے اور ترکاریوں کی 250 اقسام اُگائیں۔
لوگوں نے یہ کہتے ہوئے میری حوصلہ شکنی کی کہ ہمالیہ میں اُگے ہوئے پودے یہاں نہیں پنپ سکتے۔ لیکن دیکھو یہ کس قدر خوبصورتی کے ساتھ بڑے ہوئے ہیں۔
رام لوٹن جی آپ کے ہاتھوں میں جادو ہے۔
اپنے گھر میں ان کا ایک ’دیسی‘ میوزیم ہے جہاں پیٹھا اور نایاب بیجوں کے انواع و اقسام کی نمائش کی گئی ہے۔ اس کا وزیر اعظم نے من کی بات کے ایک ایپی سوڈ میں تذکرہ کیا ہے۔
رام لوٹن جی کی کاوشوں نے ہمیں فخر سے معمور کر دیا ہے اور ہمارے اپنے ملک کے پودوں سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔
یہ جگی ہی تھیں جو رام لوٹن کے سفر میں محتاط رہنے کی آواز سنیں۔
وہ بوڑھے ہو رہے ہیں اور جب تک انہیں کوئی مدد حاصل نہ ہو تو ہم اپنے طور پر اپنا کام جاری نہیں رکھ سکیں گے۔
اگر مجھے زمین کے اطراف خاردار تار لگانے تاکہ اسے جنگلی جانوروں سے محفوظ رکھا جا سکے اور کنواں کھودنے میں مدد ملے تاکہ سال بھر پانی حاصل ہو سکے تو میں ہمارے اس لاقیمت بیجوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت کچھ کر پاؤنگا۔

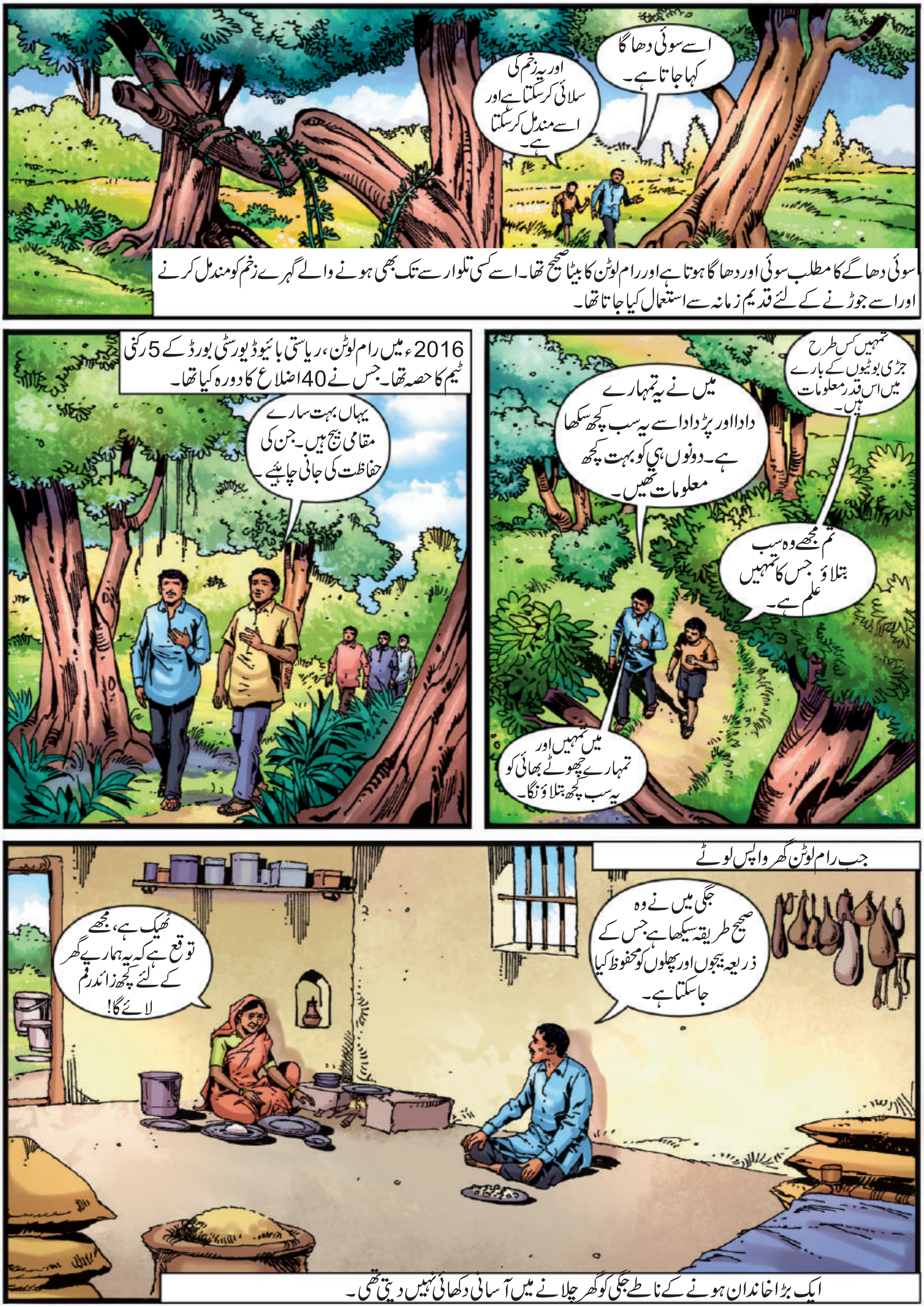
اسے سوئی دھاگا کہا جاتا ہے۔
اور یہ زخم کی سلائی کرسکتا ہے اور اسے مندمل کرسکتا ہے۔
سوئی دھاگے کا مطلب سوئی اور دھاگا ہوتا ہے اور رام لوٹن کا بیٹا صحیح تھا۔ اسے کسی تلوار سے تک بھی ہونے والے گہرے زخم کو مندمل کرنے اور اسے جوڑنے کے لئے قدیم زمانہ سے استعمال کیا جاتا تھا۔
تمہیں کس طرح جڑی بوٹیوں کے بارے میں اس قدر معلومات ہیں۔
میں نے یہ تمہارے دادا اور پڑدادا سے یہ سب کچھ سیکھا ہے۔ دونوں ہی کو بہت کچھ معلومات تھیں۔
تم مجھے وہ سب بتلاؤ جس کا تمہیں علم ہے۔
میں تمہیں اور تمہارے چھوٹے بھائی کو یہ سب کچھ بتلاؤنگا۔
2016ء میں رام لوٹن، ریاستی بائیوڈیورسٹی بورڈ کے 5 رکنی ٹیم کا حصہ تھا۔ جس نے 40 اضلاع کا دورہ کیا تھا۔
یہاں بہت سارے مقامی بیج ہیں۔ جن کی حفاظت کی جانی چاہیئے۔
جب رام لوٹن گھر واپس لوٹے
جگی میں نے وہ صحیح طریقہ سیکھا ہے جس کے ذریعہ بیجوں اور پھلوں کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔
ٹھیک ہے، مجھے توقع ہے کہ یہ ہمارے گھر کے لئے کچھ زائد رقم لائے گا!
ایک بڑا خاندان ہونے کے ناطے جگی کو گھر چلانے میں آسانی دکھائی نہیں دیتی تھی۔

رام لوٹن خوشواہا

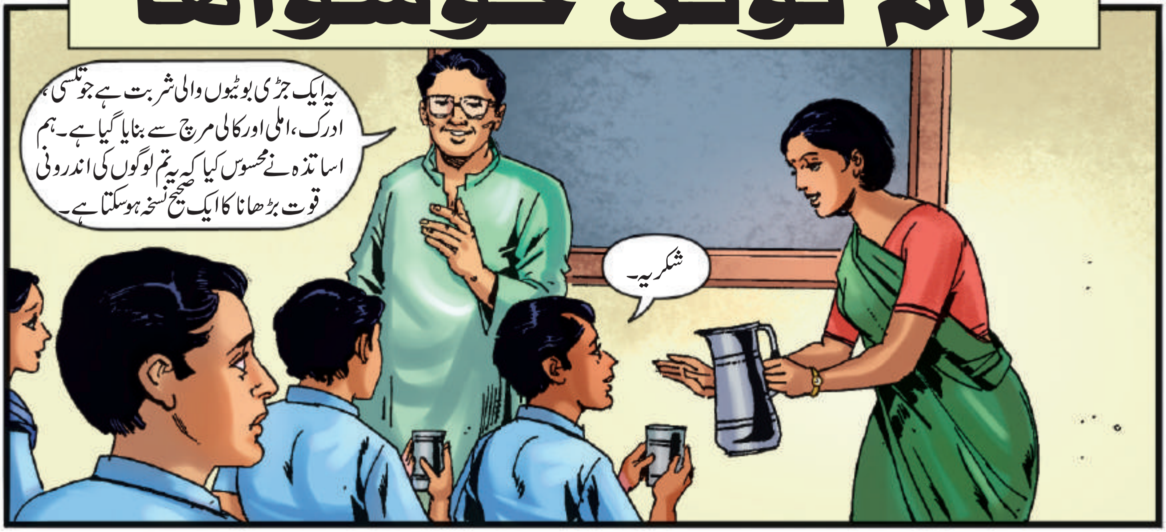

رام لوٹن خوشواہا اور ان کے خاندان کا مدھیہ پردیش کے ستنا ضلع کے انترودیا گاؤں سے تعلق ہے۔

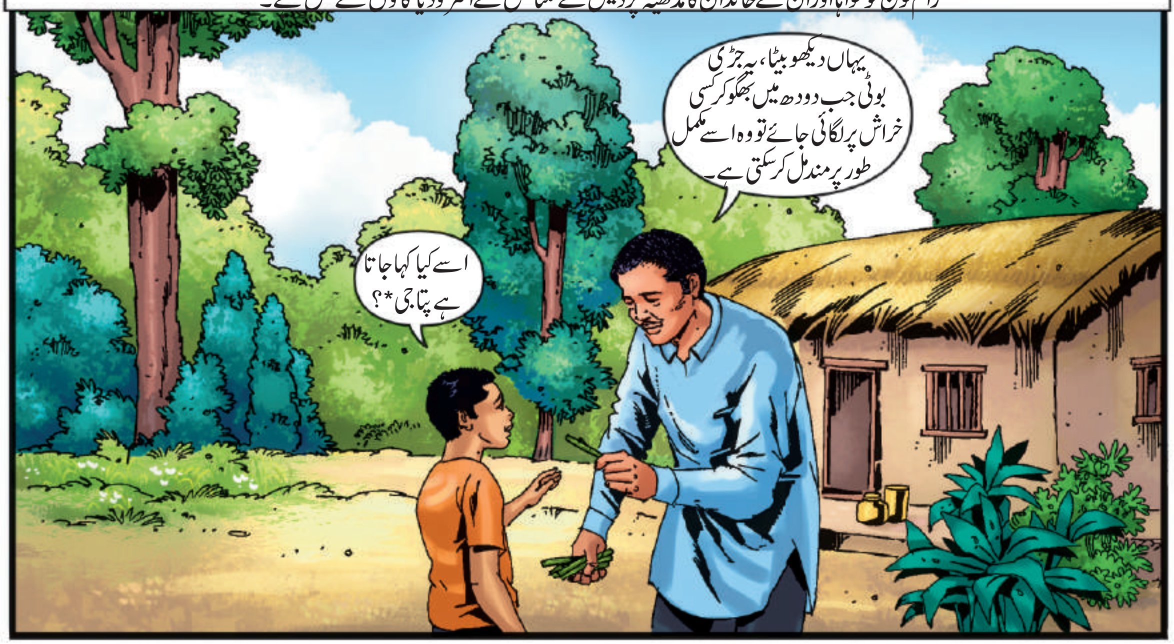

چند مہینوں بعد
تم حقیقتاً انہیں فروخت کرنے کے بارے میں سوچو! وہ کس قدر خوبصورت ہیں۔
کیا تم میرے لئے کینوس پر یہ بنا سکتی ہو؟ میں اسے گھر پہنچاؤنگی۔
ضرور میں تمہارے لئے یہ بناؤنگی، لیکن ٹاٹ؟
بھاگیہ شری کو ایک خیال سوجھا۔ اپنے دوستوں کو دریائے برہمنی لے گئی جو ڈھینکنال سے بہتی ہے۔
میں ان پتھروں پر پینٹ کر سکتی ہوں۔ وہ گول، شفاف اور صحیح سائز کے ہیں۔
بہترین خیال! یہ ٹاٹ سے بھی بہتر ہوں گے۔
نقش کئے گئے بھاگیہ شری کے یہ پتھر جلد ہی مقبول ہونے لگے۔
واہ، یہ تو بہت ہی حیرت انگیز ہیں۔ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے کہ تم نے انہیں پینٹ کیا ہے۔
شکریہ، مجھے ان پتھروں کو ایک نئی زندگی دینے پر بہت خوشی ہو رہی ہے۔
وباء کے دوران گھر میں بند رہتے ہوئے بھاگیہ شری نے خالی بوتل، ٹن اور بلبس جمع کرنے شروع کیے۔ کچھ دن بعد۔
ماں، کیا تم ان بوتلوں اور بلبس کو پہچان سکتی ہو۔
بہت خوب کیا تم نے! تم نہ صرف ایک فنکار ہو بلکہ ماحولیات کی بھی اعانت کر رہی ہو۔
بھاگیہ شری کی طرح، شائد ہم بھی آرٹ کے ذریعہ اپنی زندگیوں کو اور ہمارے اطراف کی دنیا کی رنگینی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

بھاگیہ شری ساھو

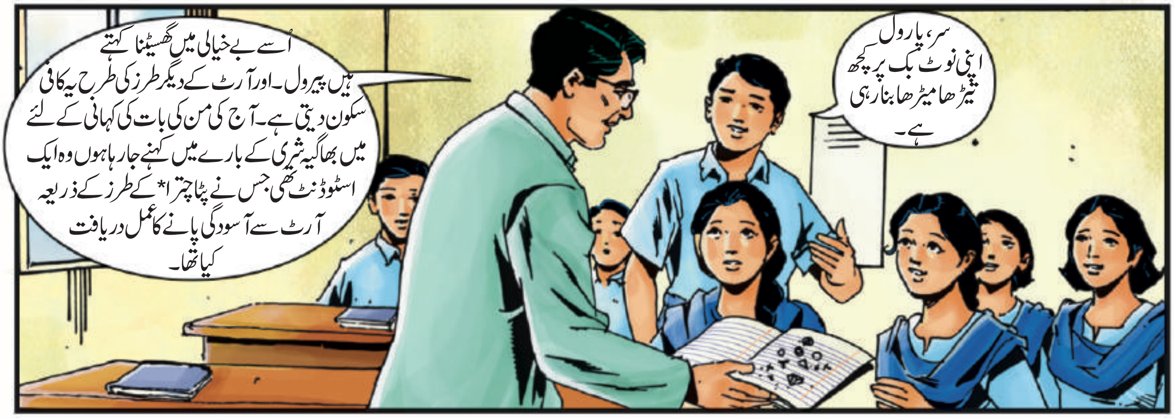

اس طرح بھاگیہ شری کا خودکار آرٹ کا سفر شروع ہوا۔

* قدرتی رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے کپڑے پر پینٹنگ کا طریقہ۔

^ ماسٹر آف ٹکنالوجی

** پوری ضلع، اڈیسہ کے پٹاچترا طرز فن کا ایک گاؤں

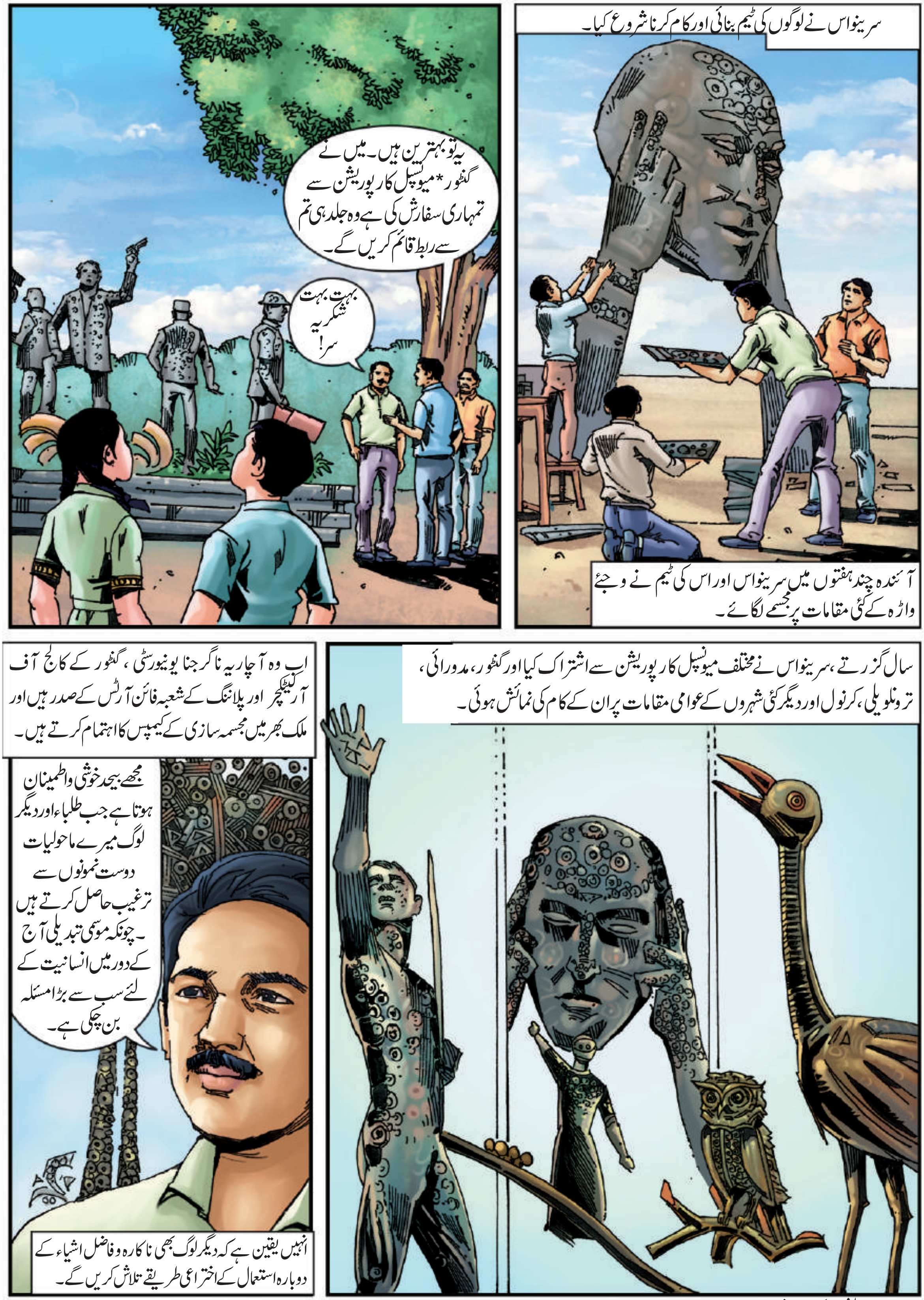

*آندھرا پردیش کا ایک اور شہر

میں یہ دھات کے ناکارہ ٹکڑوں کو خریدنا چاہتا ہوں۔ میں اس کا بہتر استعمال کرونگا۔
جلد ہی۔
یہ کیسے دکھائی دے رہا ہے۔
یہ تو بہترین ہے۔
سرینواس ناکارہ دھات، لکڑی کے ٹکڑوں اور پتھر کا استعمال کرتے ہوئے مجسمے بنانے لگا۔
سرینواس نے بنارس ہندو یونیورسٹی سے فائن آرٹس میں پوسٹ گریجویشن کیا۔ جلد ہی۔
ارے، آندھرا یونیورسٹی کی جانب سے اختراعی مجسمہ سازی کا ایک کیمپ منظم کیا جارہا ہے۔ کیا تم۔
بالکل، مجھے میرے ہنر کو دکھلانے کا یہ بہترین موقعہ ہوگا۔
سرینواس ملک بھر کے مجسمہ سازی کے کیمپس اور نمائش میں حصہ لینا شروع کیا۔
چند سال بعد
وجئے واڑہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے مجسمہ سازی کے کیمپ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ میں اس میں شرکت کرونگا اور وہاں موجود نوجوان آرٹسٹوں کو دھات کے ٹکڑوں کو ویلڈنگ سے جوڑ کر مجسمے بنانا سکھاؤنگا۔
یہ تو بہترین ہے۔ میں بھی تمہارے ہمراہ چلونگا۔
جلد ہی
میں نے کیمپ میں تمہارے مجسمے دیکھے ہیں۔ یہ دھات کے ناکارہ ٹکڑوں کا استعمال کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم وجئے واڑہ بھر میں اس طرح کے مجسمے نصب کرتے ہوئے شہر کو خوبصورت بناؤ۔
یقیناً سر۔ یہ تو میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔
جس شخص نے سرینواس سے ملاقات کی تھی وہ وجئے واڑہ کے اُس وقت کے میونسپل کمشنر مسٹر جی ویراپانڈین تھے۔

سرینواس پڈاکنڈلا

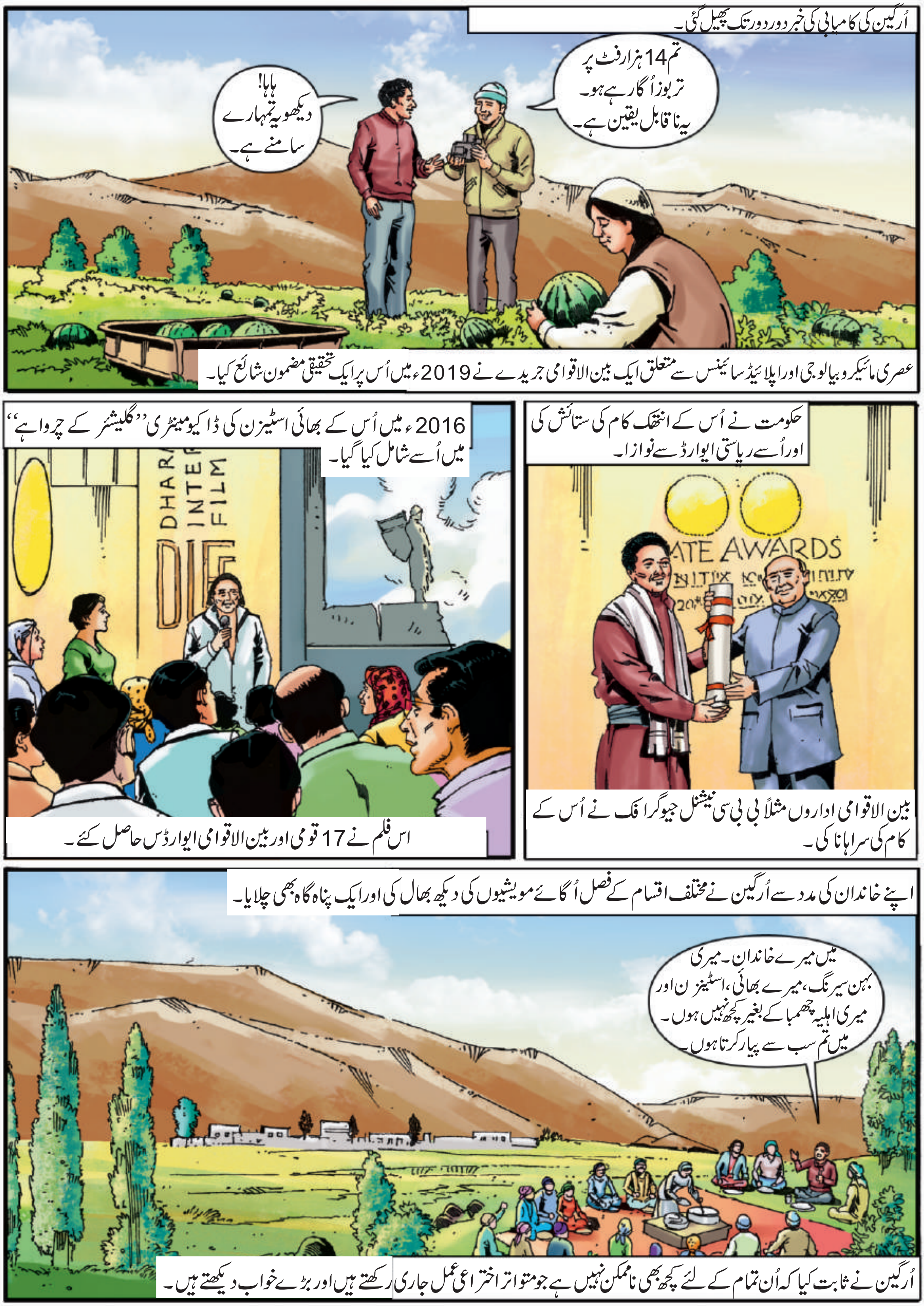
اُرگین کی کامیابی کی خبر دور دور تک پھیل گئی۔
تم 14 ہزار فٹ پر تربوز اُگا رہے ہو۔ یہ ناقابل یقین ہے۔
ہاہا! دیکھو یہ تمہارے سامنے ہے۔
عصری مائیکروبیالوجی اور اپلائیڈ سائینس سے متعلق ایک بین الاقوامی جریدے نے 2019ء میں اُس پر ایک تحقیقی مضمون شائع کیا۔
حکومت نے اُس کے انتھک کام کی ستائش کی اور اُسے ریاستی ایوارڈ سے نوازا۔
بین الاقوامی اداروں مثلاً بی بی سی نیشنل جیوگرافک نے اُس کے کام کی سراہانا کی۔
2016ء میں اُس کے بھائی اسٹیزن کی ڈاکیومینٹری ''گلیشئر کے چرواہے'' میں اُسے شامل کیا گیا۔
اس فلم نے 17 قومی اور بین الاقوامی ایوارڈس حاصل کئے۔
اپنے خاندان کی مدد سے اُرگین نے مختلف اقسام کے فصل اُگائے مویشیوں کی دیکھ بھال کی اور ایک پناہ گاہ بھی چلایا۔
میں میرے خاندان۔ میری بہن سیرنگ، میرے بھائی، اسٹیزن اور میری اہلیہ چھمبا کے بغیر کچھ نہیں ہوں۔ میں تم سب سے پیار کرتا ہوں۔
اُرگین نے ثابت کیا کہ اُن تمام کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے جو متواتر اختراعی عمل جاری رکھتے ہیں اور بڑے خواب دیکھتے ہیں۔

* کانچ یا پلاسٹک سے بنا ہوا ڈھانچہ جو موسمی حالات کو قابو میں رکھتا ہے۔

^ ایک نامیاتی کھاد

** زمین کو بھوسہ یا پودوں کی دیگر اشیاء سے ڈھانکنا ہوتا ہے تاکہ گرمی، سردی یا خشکی سے مٹی محفوظ رہے۔

اُرگین فونٹسوگ

*لداخ کی زبان بھوتی میں ماں
^انڈو-تبتن بارڈر پولیس
** بھوتی میں بڑی بہن

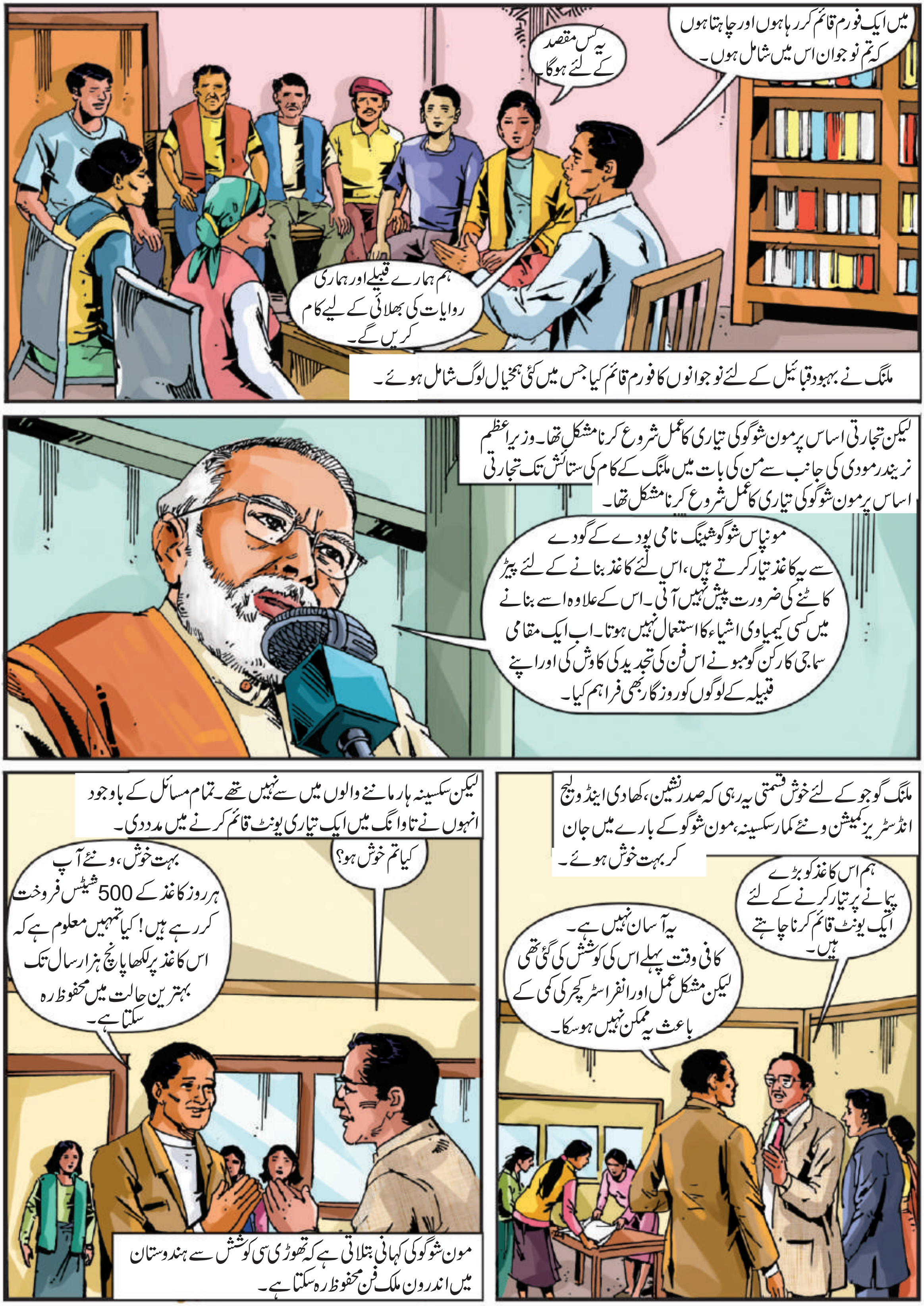

میں ایک فورم قائم کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم نوجوان اس میں شامل ہوں۔
یہ کس مقصد کے لئے ہوگا؟
ہم ہمارے قبیلے اور ہماری روایات کی بھلائی کے لیے کام کریں گے۔
ملنگ نے بہبود قبائیل کے لئے نوجوانوں کا فورم قائم کیا جس میں کئی ہمخیال لوگ شامل ہوئے۔
لیکن تجارتی اساس پر مون شوگو کی تیاری کا عمل شروع کرنا مشکل تھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے من کی بات میں ملنگ کے کام کی ستائش تک تجارتی اساس پر مون شوگو کی تیاری کا عمل شروع کرنا مشکل تھا۔
مونپا اس شوگو شینگ نامی پودے کے گودے سے یہ کاغذ تیار کرتے ہیں، اس لئے کاغذ بنانے کے لئے پیڑ کاٹنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اس کے علاوہ اسے بنانے میں کسی کیمیاوی اشیاء کا استعمال نہیں ہوتا۔ اب ایک مقامی سماجی کارکن گومبو نے اس فن کی تجدید کی کاوش کی اور اپنے قبیلہ کے لوگوں کو روزگار بھی فراہم کیا۔
ملنگ گوجو کے لئے خوش قسمتی یہ رہی کہ صدر نشین، کھادی اینڈ ویلج انڈسٹریز کمیشن ونئے کمار سکسینہ، مون شوگو کے بارے میں جان کر بہت خوش ہوئے۔
ہم اس کاغذ کو بڑے پیمانے پر تیار کرنے کے لئے ایک یونٹ قائم کرنا چاہتے ہیں۔
یہ آسان نہیں ہے۔ کافی وقت پہلے اس کی کوشش کی گئی تھی لیکن مشکل عمل اور انفراسٹرکچر کی کمی کے باعث یہ ممکن نہیں ہوسکا۔
لیکن سکسینہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھے۔ تمام مسائل کے باوجود انہوں نے تاوانگ میں ایک تیاری یونٹ قائم کرنے میں مدد دی۔
کیا تم خوش ہو؟
بہت خوش، ونئے آپ ہر روز کاغذ کے 500 شیٹس فروخت کر رہے ہیں! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کاغذ پر لکھا پانچ ہزار سال تک بہترین حالت میں محفوظ رہ سکتا ہے۔
مون شوگو کی کہانی بتلاتی ہے کہ تھوڑی سی کوشش سے ہندوستان میں اندرون ملک فن محفوظ رہ سکتا ہے۔

* لکڑی کی راکھ کے ساتھ ملا ہوا پانی۔

مالینگ گومبو

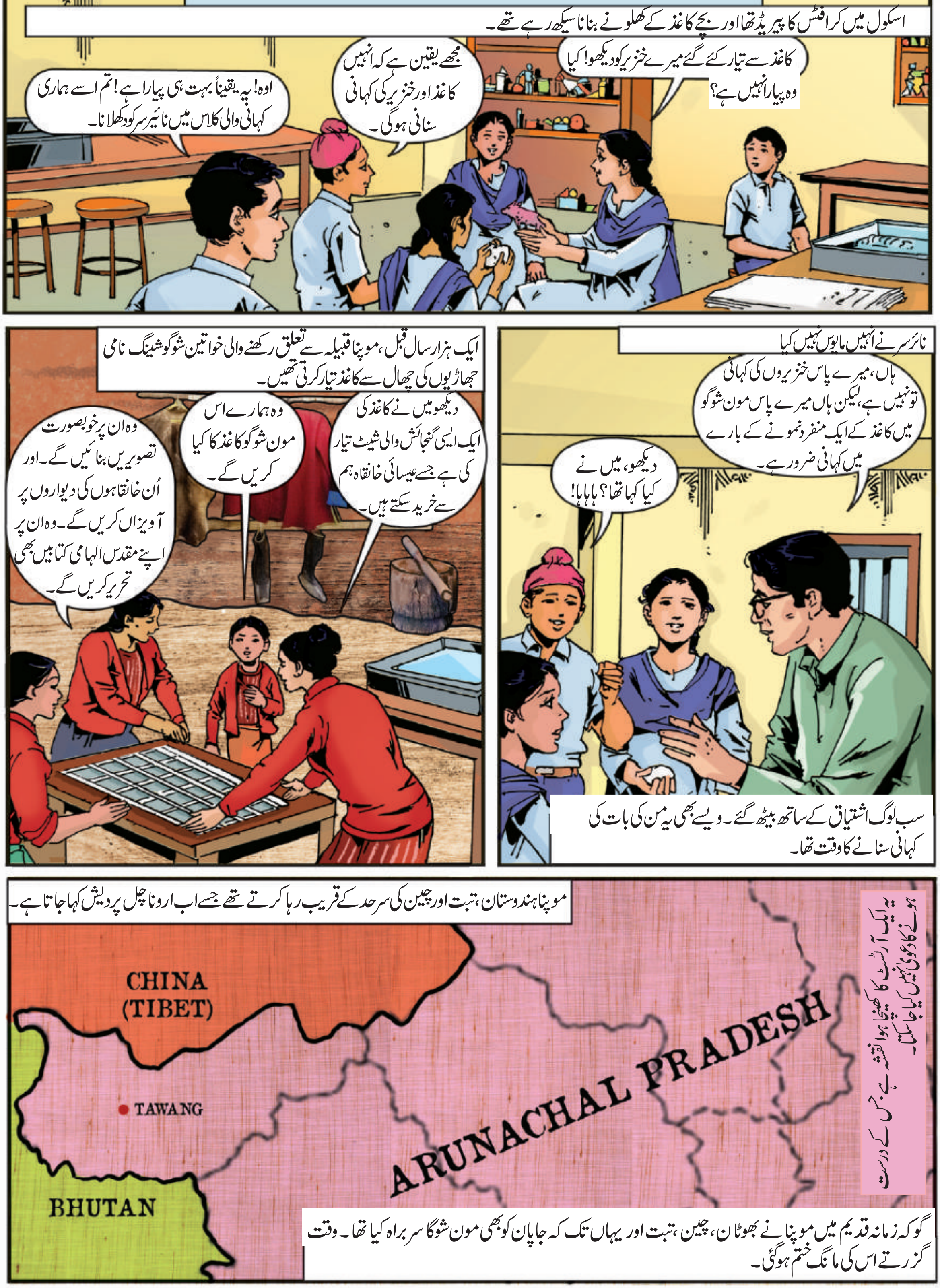

* کاغذ کے گودے اور سریش کی آمیزش والا

فہرست

1	مالینگ گومبو	3
2	آرگینس فونٹسگ	6
3	سرینواس پاڈاکنڈلا	9
4	بھاگیہ شری ساہو	12
5	رام لوٹن خوشواہا	14
6	طارق احمد پاٹلو	17
7	سنجے کیشپ	19
8	ہریش چندرا سنگھ	22
9	سچیدانند بھارتی	24
10	سیکاری ٹسو	27
11	پی۔ایم۔موروگیسن	30

پیارے بچو۔

ہمارا ملک قدیم علم و دانش کا گہوارہ رہا ہے، جس میں سے بیشتر جدیدیت کی گھما گھمی میں فراموش ہو چکے ہیں۔ آگے بڑھتے رہنا بہتر تو ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی ماضی کی طرف دیکھنا اور اُس ورثے کی ستائش کرنا بھی مساویانہ اہمیت کا حامل ہے جسے ہمارے آباء واجداد نے ہمارے لئے رکھ چھوڑا ہے۔

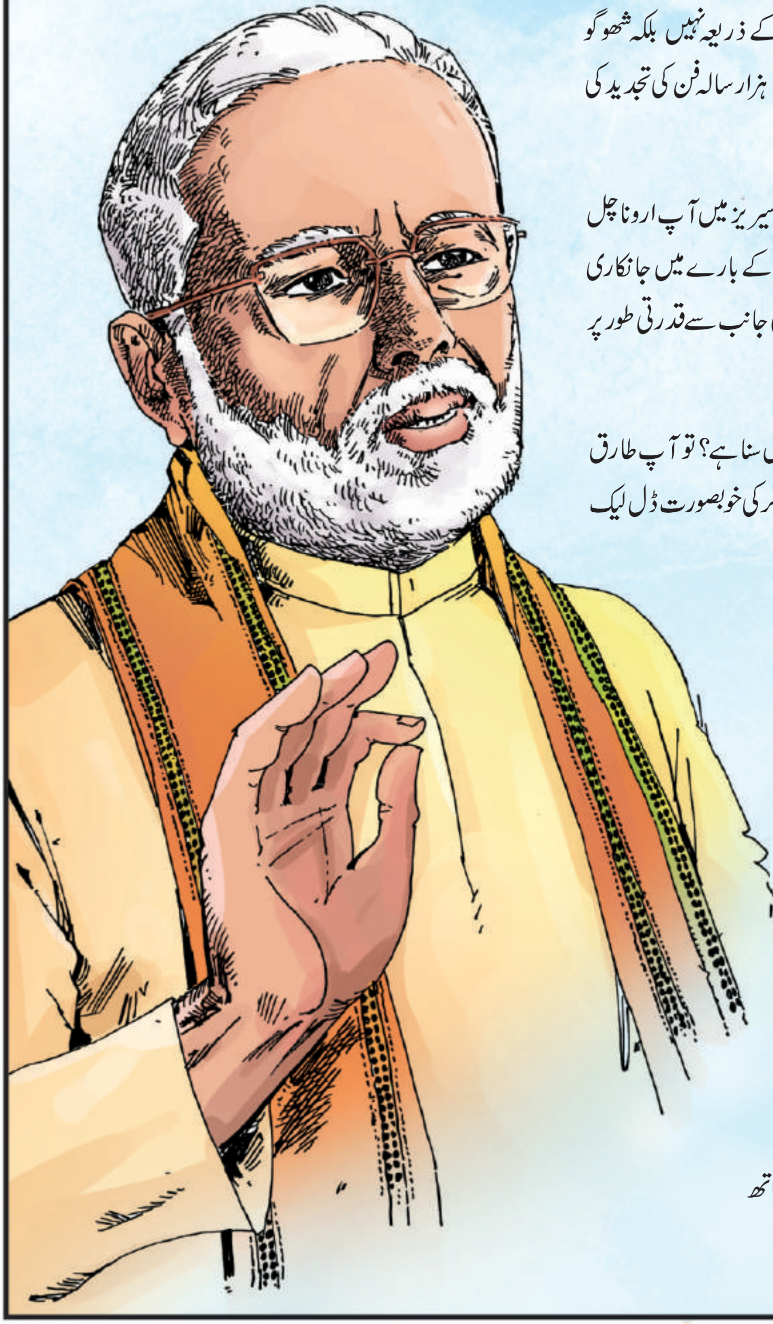

اس تصور و خیال نے مالنگ گومبو کو پیڑوں کے ذریعہ نہیں بلکہ شھو گو جھاڑیوں کی چھال سے کاغذ بنانے کے ایک ہزار سالہ فن کی تجدید کی طرف مائل کیا۔

ہماری من کی بات کی جلد۔3 کی اس بذلہ سنج سیریز میں آپ اروناچل پردیش سے تعلق رکھنے والے اس دلچسپ شخص کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے جس نے موپنا نامی اُس قبیلہ کی جانب سے قدرتی طور پر تیار کئے جانے والے کاغذ کو نئی زندگی دی تھی۔

کیا آپ نے پانی کے امبولینس کے بارے میں سنا ہے؟ تو آپ طارق احمد پٹلو کی کہانی پڑھیں جس نے کشمیر کے سرینگر کی خوبصورت ڈل لیک پر پانی کے ایمبولینس کی سروِس شروع کی تھی اور وہ بھی کووِڈ۔19 لاک ڈاؤن کے دوران۔

اپنے آرام و آسائش کے محور سے باہر نکل کر کچھ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ہمت و استقلال اور مشکلات کا سامنا کرنے کی جرأت ضروری ہوتی ہے۔ لیکن ایک مرتبہ آپ یہ سب کچھ کر دکھائیں تو آپ کو اپنی سونچ کے دائرے سے نکل کر اپنے دل کی آواز کے مطابق عمل پیرا ہونے میں بیحد اطمینان ہوگا۔

میری شفقت اور دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی۔

MANN KI BAAT
VOL.3

Script Writers
Sarda Mohan and Shashi Mukherjee

Illustrations and Cover Art
Dilip Kadam

Assistant Artist
Ravindra Mokate

Production
Amar Chitra Katha

Layout Artist
Tarangini Mukherjee

Published by
Amar Chitra Katha Pvt. Ltd

Urdu

ISBN - 978-81-19242-87-0

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd, June 2023

© Ministry of Culture, Govt of India, June 2023
All rights reserved. This book is sold subject to the condition that the publication may not be reproduced, stored in a retrieval system (including but not limited to computers, disks, external drives, electronic or digital devices, e-readers, websites), or transmitted in any form or by any means (including but not limited to cyclostyling, photocopying, docutech or other reprographic reproductions, mechanical, recording, electronic, digital versions) without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

You can now get ACK stories as part of your classroom with **ACK Learn**, a unique learning platform that brings these stories to your school with a range of workshops. Find out more at **www.acklearn.com** or write to us at **acklearn@ack-media.com**.

मन की बात 100

MANN KI BAAT 100

من کی بات

جلد- 3